شمارہ ۳ — امان ۱۳۵۶ ھش — جلد ۱۸

مارچ ۱۹۷۷ء

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

سالانہ اشتراک

پاکستان — دس روپے

بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — اسی روپے

بیرونی ممالک بحری ڈاک — چالیس روپے

قیمت پرچہ ہذا ایک روپیہ

قیمت سا

دس رو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

امان ۱۳۵۶ ہش

ربیع الاول ۱۳۹۷ھ مارچ ۱۹۷۷ء

ایڈیٹر
غلام باری سیف

قیمت سالانہ
دس روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ

فہرست مضامین

پبلشر . . . . چوہدری محمد ابراہیم
مطبع . . . . ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت . . . . دفتر ماہنامہ انصار اللہ دار الصدر جنوبی ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۸ | ماھنامہ انصار اللہ ربوہ | شمارہ ۳

امان ۱۳۵۶ ہش

(۱)

محمدؐ است امام و چراغِ ہر دو جہاں

ربیع الاوّل کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں معراجِ انسانیت، شاہِ دین، تاجِ مرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ تخلیق کائنات کی غرض کان قاب قوسین او ادنیٰ کے مصداق اس مقدس ماہ میں تشریف لائے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ، دنیا کے دکھوں کا مداوا اس ماہ دنیا کو عطا ہوا وہ جس کے آنے سے دنیا میں توحید قائم ہوئی جس کی تعلیم کے نتیجہ میں انسان باخدا اور باخدا سے خدانما بنا وہ معلم اخلاق اس ماہ میں آئے۔

اللہ تعالےٰ نے آپؐ پر کامل شریعت نازل فرمائی۔ یہ شریعتِ غرّا یعنی قرآن مجید چودہ سو سال سے غیر محرّف اور مبدّل ہے۔ خداوند ذوالعرش نے اعلان فرمایا تھا۔ لا یاتیہ الباطل بین یدیہ۔ باطل اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ اس نے فرمایا تھا لا رطبٍ ولا یابسٍ الّا فی کتابٍ مبین۔ اس کتاب میں ہم نے ہر ضروری امر بیان کردیا ہے۔ اس کے پڑھنے والوں کو اب غیر کی دریوزہ گری کی حاجت نہیں۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر لاکھوں کے مجمع میں یہ مژدۂ جانفزا سنایا

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

کہ آج تمہارا دین مکمل ہوگیا اور میری نعمت کا اتمام ہوگیا۔ اس شریعت یعنی قرآن کی حفاظت کا وعدہ تو خدا نے فرمایا تھا۔ صحابہؓ عشاقِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اس محبوبِ خدا کا ایک ایک لفظ ایک ایک حرکت ایک ایک سکون کو سینوں میں محفوظ کیا۔ اور رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کی راہ نمائی کے لئے اسے حدیثوں کی صورت میں محفوظ کردیا اور یہ کوشش کی کہ یہ امانت عادل ثقہ ہاتھوں سے محفوظ ہو۔ اس غرض سے انہوں نے ایک ایک راوی کے حالات معلوم کئے۔ اور اسے کتب میں محفوظ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور کی زندگی کے ہر شعبہ کو بیان کیا۔ آپ کی ہر دعا انہوں نے امت تک پہنچائی۔ آپؐ کی خلوت کی زندگی کے گوشوں کو بھی امت کے سامنے بیان کیا۔ تا اپنی زندگی کو سنوارنے کی خواہش رکھنے والے اس سے سبق حاصل کریں۔ کتنے پُرلطف ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات اور کتنے روح افزا ہیں آپؐ کے کلمات۔ کیا دنیا کے کسی نبی کی تعلیم اس طرح محفوظ اور روشن ہے۔ اور کیا یہ اعجاز نہیں کہ قربِ خداوندی کی راہوں کی جس طرح ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نشاندہی فرمائی وہ کسی مقرب بارگاہِ الٰہی نے نہیں کی۔

اور جہاں تک عمل کا تعلق ہے تو ایک فقرہ میں ہماری ماں حضرت عائشہؓ رازدانِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا جب کسی نے آپ سے پوچھا حضور کے اخلاق کیا تھے تو فرمایا کان خلقہ القرآن۔ آپؐ کے اخلاق "قرآن" تھا وہ خدا کی کھلی ہوئی کتاب تھے۔ قرآن کے ایک ایک شعشہ پر آپؐ کا عمل تھا۔ وہ قرآن ناطق تھے۔ رات کی تنہائی میں آپ کی مناجات یا عبادات ہو یا انسانی زندگی کا دوسرا پہلو لین دین ہو۔ آپؐ نے اپنوں سے نہیں غیروں سے بھی اس بارہ میں خراجِ تحسین حاصل کیا۔ جہاں مخالفین نے یہ کہا عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ۔ محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہے وہاں انہوں نے آپ کو امین و صادق کا خطاب دیا۔ عرب کی کچلی ہوئی روح میں میری مراد غلاموں اور عورتوں سے ہے۔ آپؐ کی تعلیم اور سلوک کے نتیجہ میں معلّم بنیں۔

امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے استدراکات عائشہؓ کے نام سے ایک رسالہ تصنیف کیا جس میں بتلایا کہ کن کن مسائل میں حضرت عائشہؓ کی رائے تمام صحابہ سے ممتاز اور صائب تھی اور کیا غلاموں میں سے عطا بن ابی رباح۔ مجاہد بن جبیر نافع کے سامنے دنیا نے زانوئے تلمذ طے نہیں کئے؟ کیا بلالؓ کو سیدنا عمرؓ سیدنا بلالؓ یعنی ہمارا آقا بلالؓ نہیں کہتے تھے حضور کے ایک فرزند جلیل مسیح پاک فرماتے ہیں۔

"اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو۔ تو اے سب لوگو اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔" (انجام آتھم اشتہار ملحقہ ۲-۳)

اپنی ایک دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں۔

"جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔" (سراج منیر)

چودہ سو سال سے عشاق محمد حضور کی مدح و توصیف بیان کرتے رہے لیکن پھر بھی زبان کو اعتراف ہے کہ روح کا حق ادا نہیں ہوا۔ قلم سرنگوں ہے کہ شانِ محمدؐ کما حقہ بیان نہیں ہوتی ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم (مسیح پاک)

محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان سوائے خدا کے کون جان سکتا ہے۔ عقل جتنی چاہے پرواز کرے تخیل کی جولانی جولانگاہوں میں گھوم پھر لے۔ پھر بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا ادراک نہیں ہو سکتا۔ آپؐ نے خدا کے قرب کے اعلیٰ مدارج طے کئے۔ آپؐ کے قرب کا اندازہ کرنا ہو تو سورۃ النجم۔ سورۃ احزاب اور حدیث معراج کا مطالعہ کیجئے۔ کہ مرکب محمدؐ کا ایک قدم جہاں پڑتا تھا دوسرا قدم اس سے میلوں آگے پڑتا تھا۔ وہ مجسم قرآن تھے تو مجسم نور بھی تھے۔ جن کی آمد سے دنیا کے ظلمت کدے روشن ہوئے۔ مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

محمدؐ است امام و چراغِ ہر دو جہاں ÷ محمدؐ است فروزندۂ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا ÷ خدا نما است وجودش برائے عالمیاں (کتاب البریہ)

محمد صلے اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں کے امام و چراغ ہیں اور زمین و آسمان کو روشن کرنے والے ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آپؐ کو خدا تو نہیں کہتا مگر یہ ضرور اعلان کرتا ہوں کہ آپؐ کا وجود اہلِ جہان کے لئے خدا نما ہے۔

اپنے ایک دوسرے شعر میں فرماتے ہیں ؎

مے درخشد روئے حق در روئے او ÷ بوئے حق آید زبام و کوئے او

آپؐ کے چہرہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ چمکتا ہے اور آپؐ کے بام و در سے خدا تعالیٰ کی خوشبو آتی ہے

ہر کمالِ رہبری بر وے تمام ÷ پاک روئے پاک رویاں را امام

آپؐ پر راہنمائی کا ہر کمال ختم ہے۔ آپؐ پاک رو ہیں اور پاک رووں کے امام ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر کمال ختم ہے۔ آپؐ سب انبیاء سے افضل ہیں۔

کوئی انعام خداوندی اب نہیں مل سکتا۔ جب تک آپؐ کے در کی جبیں سائی نہ کی جائے۔ بندوں اور خدا میں شفیع محمدؐ ہیں۔ مسیح پاک فرماتے ہیں:۔

"نبی کریم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلعم نے وہ کام کیا جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ کا فضل ہے۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ (الحکم ۷ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

جماعت احمدیہ کا اس بارے میں مسلک حضرت مصلح موعودؓ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"ہمیں یہ سبق گھٹی میں پلایا گیا ہے اور بار بار اس پر زور دیا گیا ہے اور بڑے تکرار اور تواتر سے اس کو بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ یہ سبق ہمارے رگ و ریشہ اور ہمارے جسم کے ذرہ ذرہ میں داخل ہو گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بلند مقام رکھنے والا اور آپؐ سے زیادہ بلند شان رکھنے والا دنیا میں کوئی انسان نہیں۔" (خطبہ جمعہ ۱۷ جولائی ۱۹۴۲ء)

ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو میلاد النبی کی تقریب منائی جائے گی۔ جلوس نکلیں گے۔ محفل میلاد منعقد ہوگی نعت خوانی ہوگی اور بھی عشق کے مظاہرے ہوں گے۔ لیکن آیئے دل کو ٹٹولیں اس میں بھی عشق محمدؐ کی چنگاری سلگ رہی ہے یا صرف زبان سے عشق کا اظہار ہے۔ عشق محمدؐ متاعِ ایمان ہے۔ بخاری کی حدیث ہے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

کہ اس وقت تک تم صاحب ایمان نہیں ہو سکتے جب تک مَیں یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم باپ، بیٹے اور سب لوگوں سے تمہیں زیادہ محبوب نہ ہوں۔ آیئے محاسبہ کریں کہ کیا ہم حضور سے ایسی ہی محبت کرتے ہیں اگر یہ محبت ہے تو ہو نہیں سکتا کہ آنکھ کبھی حبِ رسولؐ میں اشکبار نہ ہو۔ اور یہ وہ موتی ہیں جو عشاق محبوب کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے آئے ہیں۔ ایک عاشق رسولؐ کے ایک مضمون رحمۃٌ للعالمین کے مضمون کے آخری الفاظ ملاحظہ ہوں

"میں نے کہا اے میرے دل میں بولنے والے مَیں تیرے ازلی حسن پر قربان۔ بیشک

میرا محمدؐ رحمۃ للعالمین ہے لیکن تو رب العالمین ہے۔ تیری رحمت کے قربان، ماضی کے ایک منٹ کو کوئی واپس نہیں لاسکتا۔ لیکن تو نے تیرہ صدیوں کے ماضی کو مستقبل بنا دیا اور وہ جسے ہم خیال کرتے تھے کہ پیچھے چھوڑ آئے ہیں اس کی آئندہ ملاقات کا وعدہ دلایا۔ اے میرے محمدؐ کے معشوق آ میرے دل میں گھر کرلے۔ تیرا حسن سب سے بالا ہے۔ تیری شان سب سے نرالی ہے۔

اور یہ کہتے ہوئے میری ایک آنکھ سے ایک آنسو نکل پڑا اور میرے رخسار پر ڈھلکا ہی تھا کہ میری ایک بیوی میرے کمرہ میں داخل ہوئی۔ میں نے عشق کا راز فاش ہونے کے خوف سے جھٹ وہ آنسو پونچھ دیا ورنہ معلوم اس کے کتنے اور ساتھی اس کے پیچھے چلے آتے"

(رحمۃ للعالمین ص ۳ از حضرت مصلح موعودؓ)

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ وبارک وسلم

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک مضمون محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے تحریر فرمایا ہے جو اس شمارہ میں شامل ہے۔

(۲)

تحریک جدید

وہ قائد جس کی پیدائش سے قبل خداتعالےٰ نے اپنے برگزیدہ مسیح کو یہ بشارت دی تھی کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔ جس کے متعلق خدائے ذوالعرش نے فرمایا تھا وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ جس کے بارہ میں یہ خبر دی تھی کہ اس کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا جسے مسیح پاک نے دعاؤں اور تضرعات کے ذریعہ اسے مانگا تھا اس نے ایک نہایت نازک وقت میں کہ جب دشمن جماعت کو تباہ کرنے کا کھلا چیلنج دے رہا تھا جماعت کے سامنے ایک سکیم رکھی جسے تحریک جدید کا نام دیا گیا۔ اس تحریک کے متعلق اس اولوالعزم نے فرمایا تھا یہ الٰہی تحریک ہے اور خدا کی فعلی شہادت نے ثابت کردیا کہ فی الواقعہ یہ تحریک خدا کی طرف سے تھی اور سچ کہا تھا خدائے ذوالجلال نے کہ "اس کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا"

اس تحریک کے ذریعہ خدا کے فضل و کرم سے احمدی مجاہدین کی قربانی سے خدا کی تقدیر آسمان سے زمین پر آئی۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں دنیا کے کناروں تک پھر اسلام پھیلا۔ کسی مادی قوت کے سہارے نہیں، دلائل سے، آیات سے، بیّنات سے، کمزور اور ضعیف احمدیوں کی قربانی سے، وہ تحریک جس کا آغاز چند ہزار روپوں سے ہوا تھا آج اس

تحریک کے ذریعہ ہزاروں نہیں کروڑوں اور اربوں روپے اشاعتِ اسلام کے لئے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ وہ جسے دنیا والے تاریک براعظم کہتے تھے آج وہ اسلام کے نور سے جگمگا رہا ہے۔ وہ جس کے متعلق عیسائیت کا یہ خیال تھا کہ یہ ہمارا شکار ہے اور اس سوئے ہوئے شکار کو ہم جال میں قابو کرلیں گے۔ وہ شکار جاگ چکا ہے۔ اور ان کے ہاتھوں میں آج مسیح کی صلیب کی بجائے اسلام کی توحید کا جھنڈا ہے جس پر لکھا ہوا ہے لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ آج اس خوش بخت قوم کے افراد اپنی زندگیاں وقف کرکے اسلام کی تعلیم حاصل کرکے خدائے برحق اور رسول مدنیؐ کے دین کی منادی کر رہے ہیں۔ یہ بیج جو آج درخت نظر آرہا ہے اسے اس موعود مصلحؓ نے بویا تھا۔ اور اس کی آبیاری جماعت کے مخلصین نے کی۔ اور مجاہدین احمدیت نے اسے اپنے خون سے سینچا۔ حضور نے جب یہ تحریک فرمائی جس کے پاس جو کچھ تھا لے کر آگیا مخیّر احباب اپنے مال لے کر حاضر ہو گئے۔ صاحبِ جائداد احباب نے جائدادیں وقف کیں اور کچھ باہمت دیوانے جان کا نذرانہ لے کر حاضر ہو گئے۔ تحریک جدید کے ذریعہ جس طرح حضرت مصلح موعود نے جماعت کے کردار کی تعمیر کی۔ اس مادی دور میں جبکہ تعیش کے سامان کی فراوانی ہے۔ جبکہ افراطِ زر کا مہیب دیو جسد انسانی میں اپنے پنجے گاڑ رہا ہے۔ آپ نے جماعت کو سادہ زندگی کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا جماعت کے احباب ایک کھانے پر اکتفا کریں، ضرورت سے زیادہ کپڑے نہ بنوائے جائیں۔ سنیما اور تماشہ بینی سے احتراز کیا جائے۔ اس طرح ہم دین اسلام کی خدمت کی توفیق پا سکیں گے۔ آپ نے مرکز میں مکان بنانے کی تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا صاحبِ حیثیت احباب اپنے اوقات تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ آپ نے جماعت کو ہاتھ سے کام کرنے کی تلقین فرمائی اور اس غرض کے لئے آپ نے خود احباب کے ساتھ ٹوکری سنبھالی اور قادیان کے راستوں کو درست اور صاف کیا۔ اگر آج کا نوجوان یہ سمجھ لے اور اس پر عمل پیرا ہو جائے کہ کام کرنا عار نہیں خواہ کوئی کام ہو اور اسی مطالبہ پر نگاہ رکھے کہ ابراہیمی طیور کی طرح باہر نکل جاؤ۔ خدا پر توکل رکھو اور محنت کی عادت ڈالو تو خدا کے فضل سے ہماری جماعت تمام جماعتوں سے ممتاز ہوتی۔ خدا کے فضل و کرم سے جن لوگوں نے اس پر عمل کیا انہوں نے فائدہ اٹھایا۔ حضرت مصلح موعودؓ کا وہ اشتہار "مجھے آپ کی تلاش ہے" پڑھئے اور پھر اس کے آئینہ میں اپنے گیسوئے عمل کو سنواریئے۔ مطالباتِ تحریکِ جدید کا مطالعہ کیجئے۔ اس پر غور کیجئے۔ اگر آپ حضور کے ارشادات کو حرزِ جان بنائیں گے۔ تو بخدا آپ نہ صرف اپنی زندگی میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر سکیں گے۔ آپ اپنے ماحول اپنے معاشرہ اور اپنے ملک کی تقدیر بھی بدل سکیں گے۔ آپ ہاتھ میں جھاڑو لے کر گلی محلے اور شہر کی صفائی کرتے نظر آئیں۔ آپ ایک ایک انچ زمین کو کام میں لائیں۔

ربوہ میں ایک دن دیکھا ایک معزز بہن چادر اوڑھے اپنے بچوں کے ساتھ مکان کے باہر خالی جگہ کو کسّی سے ٹھیک کرکے اس میں سبزی لگا رہی تھی۔ اگر ہر شخص اس طرح ہاتھ سے کام کرے اور ہر خالی قطعہ میں سبزی لگا دے تو کیا شہر جنت ارضی معلوم نہیں ہوگا۔

آج احمدیت کی ضرورتیں بڑھ رہی ہیں۔ جماعتیں مبلغین کا تقاضا کر رہی ہیں۔ ملک میں بھی تربیت وتبلیغ کی ضرورت ہے اور باہر سے تو اور زیادہ مطالبات ہو رہے ہیں۔ اگر مخلصین نے اپنی اولادیں وقف نہ کیں اگر نوجوانوں نے اپنی زندگیوں کو وقف نہ کیا۔ تو کیا آسمان سے چھاتہ بردار مبلغین نازل ہوں گے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "فتح اسلام" میں فرمایا:-

"وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تاکہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔"

(فتح اسلام حاشیہ ص۲۲، ۲۳ روحانی خزائن)

لیکن فرشتوں کا نزول اسی وقت ہوتا ہے جب بدر کے مجاہدین کی طرح ہم اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر خدا کے رسول کے دوش بدوش کھڑے ہو جائیں اور یہ کہیں خداوندا ہماری طاقت میں جو تھا وہ لے آئے ہیں۔ اب آپ کی نصرت درکار ہے۔ اور قرآن کہتا ہے جب خدا کے برگزیدہ متیٰ نصر اللہ کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو خدا کی مدد آسمان سے نازل ہوتی ہے اور وہ فیصلہ کن ہوتی ہے۔

تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی اس تحریک "تحریکِ جدید" نے جماعت میں ایک عظیم انقلاب پیدا کیا۔ اس تحریک کے اثرات دنیا کے مختلف ملکوں میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس تحریک پر عمل کے نتیجہ میں آپ دشمن کو بہت پیچھے چھوڑ گئے۔ ضرورت ہے جماعت کے افراد کردار کشی کے لئے اس تحریک کا مطالعہ کریں۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے ایک ایک لفظ پر عمل پیرا ہوں۔ مطالبات تحریک جدید کا ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ جو شخص اس تحریک میں کسی طرح بھی حصہ نہیں لے سکتا وہ دعا کرے۔ اور یہ مطالبہ معمولی نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا"

پس تحریک جدید حضرت مصلح موعودؓ کی الہامی تحریک تھی وہ جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا جس سے قوموں نے برکت پائی تھی۔ یہ تحریک اس کی فرمودہ تحریک ہے اور جو اس کے جو نتائج نکلے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ نتائج اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہم تحریکِ جدید کے ہر مطالبہ پر سختی سے کاربند رہیں۔

ہم سادہ زندگی کے عادی ہوں۔ تعیش کے سامانوں کی فراوانی نہ ہو۔ حتی المقدور ان سے کنارہ کشی کریں۔ ہاتھ سے کام کریں۔ کسی کام کو عار نہ جانیں۔ مرکز کی مضبوطی کے لئے کوشاں رہیں۔ مالی اور جانی قربانی اسلام کے غلبہ کے لئے پیش کریں کہ غلبۂ اسلام تقدیرِ خداوندی ہے۔ ضرورت ہے خدا کی تقدیر کو پورا کرنے کے لئے ہم اپنی تدبیروں کو انتہا تک پہنچا دیں۔ تا ہم خدا کے فضلوں کے وارث ہوں۔ اور خدا کے وعدے ہماری زندگیوں میں پورے ہوں۔

اس شمارہ میں مکرم وکیل الدیوان صاحب تحریکِ جدید کے بھجوائے ہوئے مطالبات تحریک جدید شائع کئے جا رہے ہیں انہیں پڑھیں اپنے گھروں میں سنائیں اور اس پر عمل کرنے کی اپنے اہل و عیال کو تلقین فرماویں۔

(۳)

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے

الٰہی جماعتوں کے لئے ابتلاء مقدر ہوتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ مومن خدا سے ابتلاء نہیں مانگتا بلکہ ابتلاء کی شدت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللّٰھم انّی اعوذ بک من جھد البلاء

اے اللہ! ابتلاء کی شدت سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار اپنے ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ وہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تو نے کوئی دعا مانگی تھی اس نے عرض کی ہاں حضور! میں نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالےٰ اگلے جہان میں جو تو نے مجھے سزا دینی ہے وہ اسی دنیا میں دے دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اس کی برداشت کی طاقت نہیں۔ خدا سے یہ دعا کیا کرو۔

اللّٰھم انّی اسئلک العفو والمعافاۃ فی الدنیا والاٰخرۃ

اے اللہ دنیا اور آخرت میں مجھے عفو اور عافیت عطا فرما۔

اور ابتلاء مومنوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے نہیں آیا کرتے۔ انہیں قربِ خداوندی عطا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ انہیں خدا کے دروازے پہ جھکانے کے لئے آتے ہیں اور کیا یہ ہمارا مشاہدہ نہیں کہ جب بچہ روتا ہے تو ماں کے پستانوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ جب بندے کی استقامت آزمائی جاتی ہے اس کے ایمان کا امتحان ہوتا ہے اور بندہ یہ کہتے ہوئے بارگاہِ ایزدی میں سر رکھ دیتا ہے ۔

خواہے بقہرم کن جدا ÷ خواہی بلطفم رو نما
خواہے بکش یا کن رہا ÷ کے ترک آں داماں کنم (مسیح موعود)

خداوندا ! خواہ ناراض ہو یا مہربانی فرما۔ خواہ مار یا چھوڑ دے۔ میں آپ کے دامان سے الگ نہ ہونگا۔ تو خدا بھی اسے اپنی گود میں اٹھالیتا ہے۔

ابتلاء کے ایام میں جھوٹے الزامات اور اتہامات بھی لگائے جاتے ہیں۔ صاحب اغراض اپنی مذموم اغراض کی تکمیل کے لئے اپنے گناہ معصوموں پر تھوپ دیتے ہیں۔ وہ مظلوم بے چارے بریّت کا اظہار بھی نہیں کر سکتے اور یہی کہتے ہوئے خدا سے عجز و نیاز کرتے ہیں۔

لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا

کہ ہمیں نہیں پہنچے گا مگر وہی جو مقدر ہے۔ اور ہم خدا کی تقدیر پر راضی ہیں۔

تو خدا کی دوسری تقدیر پوری ہوتی ہے۔ وہ زخمی دلوں پر اپنی محبت کی مرہم کا پھاہا رکھتا ہے۔ وہ مظلوموں کی ڈھارس بندھاتا ہے۔ وہ اپنی جناب سے ایسے تغیرات کرتا ہے کہ حاسد اور ظالم اپنے کئے کی سزا بھگتتے ہیں۔ اللہ اپنی رحمت کی ہواؤں سے ان الزاموں اور اتہامات سے ان کی بریت کرتا ہے۔ وہ جبار خدا خود ان زخموں کو مندمل کرتا ہے۔

وہ قادر و توانا خدا خود ان کی بگڑی سنوارتا ہے۔ اور وہ دن بدل دیتا ہے۔ کیا عجیب درس توحید دیا میرے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ہوا اور آندھی کو گالی نہ دو۔ کہ اس کا چلانے والا وہی خدا تو ہے۔ ہاں ہم اس سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ان تیز جھکڑوں کو اپنی رحمت کے بادلوں میں بدل دے۔ ان بگولوں اور تند ہواؤں کے جلو میں تیری رحمت کے قطرات ہوں۔ مسیح پاک کو خدا نے کہا تھا ؎

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک مقالہ انصار اللہ کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۸)

ما آتاکم الرسول فخذوہ

ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا

حدثنی شھر بن حوشب قال قلت لامّ سلمة یا امّ سلمة یا امّ المؤمنین ما کان اکثر دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عندکِ قالت کان اکثر دعائہ یا مقلّب القلوب ثبّت قلبی علیٰ دینک. قالت فقلت یا رسول اللہ ما لاکثر دعائک یا مقلّب القلوب ثبّت قلبی علیٰ دینک قال یا ام سلمة انّہ لیس آدمیٌّ الّا قلبہ بین اصبعین من اصابع اللہ فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ فتلا معاذٌ ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

شہر بن حوشب نے بیان کیا کہ مَیں نے امّ سلمہؓ سے کہا۔ اے امّ سلمہ اے مومنوں کی ماں جب حضورؐ آپ کے پاس ہوتے تھے تو اکثر کیا دعا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت اُمّ سلمہ نے فرمایا حضورؐ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے دلوں کے بدلنے والے میرا دل اپنے دین پر قائم رکھنا۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے فرمایا مَیں نے عرض کی یا رسول اللہ آپؐ اکثر یہ دعا کیوں فرماتے ہیں؟ اے دلوں کے بدلنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھنا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ ہر آدمی کا دل خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جیسے چاہے سیدھا رکھے جیسے چاہے کج کر دے۔ اس پر حضرت معاذؓ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔ اے ہمارے رب ہمارا دل ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کرنا۔

صداقت کی قبولیت کی توفیق بھی خدا کے فضلوں سے عطا ہوتی ہے۔ اور پھر ہدایت پر استقامت بھی خدا کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ کتنی مثالیں ہیں کہ خدا نے اپنے بندے کو ہدایت فرمائی لیکن وہ بندہ ہدایت پر قائم نہ رہ سکا۔ اس لئے خاتمہ بالخیر اور استقامت کی خدا سے ہی دعا کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ مَیں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں قرآن شریف پڑھتا ہوں شرک سے بیزار ہوں، نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا

ہوں۔" (ایام الصلح صفحہ ۱۰۱ روحانی خزائن)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ متعنا اللہ بطول حیاتھا دخترنیک اختر مسیح پاک فرماتی ہیں: آپ نے کشف میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جماعت کو تاکید کرو کہ آج کل یہ دعا کثرت سے پڑھا کریں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا ابتلاء اور مصائب کے اوقات میں ثابت قدمی اور استقلال خدا کے ہاں زیادہ قیمت پاتے ہیں۔ سیدنا مسیح پاک فرماتے ہیں ؎

صادق آں باشد کہ ایامِ بلا ؛ مے گزارد با محبت با وفا
گر قضا را عاشق گردد اسیر ؛ بوسد آں زنجیر را کز آشنا

سچا وہ ہے جو ابتلاء کے ایام محبت اور وفا سے گزارے۔ اگر قضاء و قدر سے کبھی وہ اسیر ہو جائے تو وہ ہتھکڑیوں کو چومتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں ؛

خبابؓ بن ارت

قیدی بن کر مکہ کے بازار میں بکے۔ پیشہ کے لحاظ سے لوہار تھے۔ عاص بن وائل ان کا مقروض تھا۔ جب مسلمان ہو گئے تو اس نے روپے دینے سے انکار کر دیا۔ کہا پہلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کر۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ پھر اس نے کہا تم مانتے ہو کہ مرنے کے بعد پھر اٹھائے جاؤ گے۔ اس وقت اپنا قرض مجھ سے وصول کر لینا۔ اس پر یہ آیت اتری۔ افرأیت الذی کفر بآیاتنا وقال لاوتین مالاً و ولداً۔ اے مخاطب کیا تجھے علم ہے اس شخص کا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا۔ اور کہا مجھے مال اور اولاد دی جائے گی۔ ان کا واقعہ ہے ایک دن یہ امیرالمومنین حضرت عمرؓ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت عمرؓ نے انہیں اپنا تکیہ پیش کیا اور فرمایا اس مجلس میں اس کا مستحق اس سے زیادہ کوئی نہیں سوائے ایک شخص کے۔ حضرت خبابؓ نے پوچھا امیرالمومنین وہ کون فرمایا بلالؓ۔ حضرت خباب نے کہا بلالؓ کو تو بچانے والے پھر بھی قریش میں تھے۔ مجھے تو کفار کی اذیتوں میں سے بچانے والا بھی کوئی نہ تھا۔ ایک دن کفار قریش نے مجھے پکڑ کر آگ جلا کر ان کے انگاروں پر لٹا دیا اور ایک شخص نے میرے سینہ پر اپنا پاؤں رکھ دیا تاکہ میں پہلو بھی نہ بدل لوں۔ یہاں تک کہ میرے جسم کی چربی نے کوئلوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنی کمر سے کپڑا اٹھایا تو برص کی طرح کے نشان تھے پشت پر یہی حضرت خبابؓ وفات کے وقت رو تے تھے کہ میرے گھر میں چالیس ہزار سکے ہیں۔ دنیا ہے کہ ہمارا اجر اس دنیا میں مل گیا۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

(موضوعات کبیر ابو الحسن صاحبؒ)

(کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے

"دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتدا سے اور جب سے انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اس مردِ فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ جن سے کام بن جائے۔ یہ دعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر درحقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت حضرت احدیت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اس وقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے۔ اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔ دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔" (ایام الصلح صفحہ ۱۱-۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم عربی کلام

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِي وَجْهِهٖ

اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔

يَا لَلْفَتٰى مَا حُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ ۔ رَيَّاهُ يُصْبِي الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

واہ کیا ہی خوش شکل اور خوبصورت نوجوان ہے
جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح شیفتہ کرتی ہے۔

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِي وَجْهِهٖ ۔ وَشُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے،
اور اس کی شان میں خدا کی شان نمایاں

فَلِذَا يُحَبُّ وَيُسْتَحَقُّ جَمَالُهٗ ۔ شَغَفًا بِهٖ مِنْ زُمْرَةِ الْأَخْدَانِ

اسی لئے تو وہ محبوب ہے اور اس کا جمال لائق ہے کہ تمام
دوستوں کو چھوڑ کر اسی کے جمال سے دل بستگی پیدا کی جائے

سُمُحٌ كَرِيْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰى ۔ خِرْقٌ وَفَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْيَانِ

خوش خو کریم سخی صاحب تقوے
کریم الطبع اور تمام جوانوں پر فائق

فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهٖ وَجَمَالِهٖ ۔ وَجَلَالِهٖ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ

اپنے کمال اور جمال اور جلال اور تازہ دل کے
سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے۔

لَا شَكَّ أَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى ۔ رَيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْأَعْيَانِ

بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ
برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہیں۔

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ ۔ خُتِمَتْ بِهٖ نُعَمَاءُ كُلِّ زَمَانِ

ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپ میں کامل ہیں۔
اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی کلام

مے درخشد روئے حق در روئے او

آپ کے چہرہ میں خدا تعالےٰ کا چہرہ چمکتا ہے

سیدِ نشاں آنکہ نامش مصطفےٰ است ‏ رہبرِ ہر زمرۂ صدق و صفا است

ان لوگوں کا سردار جن کا نام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے وہ صدق و صفا والے ہر گروہ کا راہ نما ہے

مے درخشد روئے حق در روئے او ‏ بوئے حق آمد زبام و کوئے او

آپ کے چہرہ میں خدا تعالےٰ کا چہرہ چمکتا ہے۔ اور آپ کے بام و در سے خدا تعالےٰ کی خوشبو آتی ہے۔

ہر کمالِ رہبری بر وے تمام ‏ پاک روئے و پاک رویاں را امام

آپ پر راہ نما ہونے کا ہر کمال ختم ہے۔ آپ پاک روح ہیں اور پاک روحوں کے امام ہیں۔

اے خدا اے چارۂ آزارِ ما ‏ کن شفاعت ہائے او در کارِ ما

اے خدا اور اے ہماری تکلیفوں کے علاج تو آپ کی شفاعت ہمارے حق میں میسّر فرما

ہر کہ مہرش در دل و جانش فتد ‏ ناگہاں جانے در ایمانش فتد

جس کے دل و جان میں آپ کی محبت داخل ہو جائے۔ اس کے ایمان میں فوراً جان پڑ جاتی ہے۔

کے ز تاریکی بر آید آں غراب ‏ کو رمد زیں مشرقِ صدق و صواب

وہ کوّا تاریکی سے کب نکل سکتا ہے، جو اس صدق و صواب کے رستہ سے دُور بھاگتا ہے۔

آنکہ اورا ظلمتے گیرد براہ ‏ نیستش چوں روئے احمد مہر و ماہ

جس شخص کو تاریکی گھیرے اس کے لئے احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی مانند کوئی سورج اور چاند نہیں۔

تابعش بحرِ معانی مے شود ‏ از زمینی آسمانی مے شود

آپ کا تابع معرفت کا ایک سمندر بن جاتا ہے۔ اور زمینی سے آسمانی وجود بن جاتا ہے۔

ہر کہ در راہِ محمد زد قدم ‏ انبیاء را شد مثیلِ محترم

ہر وہ شخص جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں قدم مارا وہ صاحبِ احترام انبیاء کا مثیل بن گیا۔

(ضیاء الحق)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فرمودہ

مطالبات تحریک جدید

(۱) سادہ زندگی بسر کریں
(۲) امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں
(۳) دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔
(۴) تبلیغ ممالک بیرون میں حصہ لیں۔
(۵) سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصہ لیں۔ (کتاب مطالبات تحریک جدید)
(۶) تبلیغی دورے میں حصہ لیں۔
(۷) وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں۔
(۸) نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔
(۹) رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
(۱۰) صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں +
(۱۱) کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔
(۱۲) پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔
(۱۳) طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔
(۱۴) صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔
(۱۵) بے کار دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔
(۱۶) اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں
(۱۷) جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی مل سکے کر لیں۔
(۱۸) مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
(۱۹) مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

(۲۰) تمدّنِ اسلام کا قیام کریں۔
(۲۱) قومی دیانت کا قیام کریں۔
(۲۲) عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
(۲۳) راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں
(۲۴) احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
(۲۵) اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔
(۲۶) وقف جائداد و آمد میں حصہ لیں۔
(۲۷) "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم رکھیں گے

امید ہے جماعت کا ہر فرد حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ان ارشادات کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المدیوان تحریک جدید ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دُعا

"اے ربّ العالمین تیرے احسانوں کا مَیں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبّت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں سے سلوک

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے قائد وقف جدید)

یہ مضمون اجتماع انصار اللہ راولپنڈی میں ۱۲ نومبر ۱۹۷۶ء کو پڑھا گیا۔ (ایڈیٹر)

اس موضوع کو اگر موجودہ دُنیا کے معاشرے کے پس منظر میں دیکھا جائے تو اس کی اہمیت بہت ہی بڑھ جاتی ہے۔ آج کل دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ نہ صرف دشمنوں سے بلکہ صرف عقائد کا اختلاف رکھنے والوں سے جو سلوک آج کل روا رکھا جا رہا ہے اس پر انسانیت نوحہ کناں ہے۔ لبنان میں جو کچھ ہوا ہے اور ہو رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ کمیونسٹ ممالک میں اپنے مخالفوں کا جو حشر کیا گیا اور کیا جاتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ آج سے ۱۴۰۰ سال پیشتر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں حقیقی امن اور آشتی کو قائم کرنے کے لئے اپنے محبوب ترین بندے کو رحمۃٌ للعالمین بنا کر مبعوث کیا جس نے دنیا میں آکر انسانیت کے ہر طبقہ پر رحمت کی بارشیں برسا دیں۔ اپنے محبّین اور دوستوں سے جو سلوک کیا وہ تو عشق و محبت کی ایک الگ داستان ہے اپنے شدید ترین دشمنوں سے جو سلوک کیا وہ اس امر کا ثبوت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدائے ارحم الراحمین خالقِ کائنات کی صفاتِ رحمت کا کامل ترین مظہر تھے ؎

پیکرِ ارشد سراسر صورتِ ربِّ رحیم　(مسیح موعود)

آپ کے ان اخلاق میں ان سب کے لئے جو آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور اپنے تئیں آپ کی امت میں شمار کرتے ہیں لمحۂ فکریہ ہے۔ کہ کیا صرف امتِ مسلمہ میں عددی طور پر شمار ہونے سے ہم حقیقی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کا حق رکھتے ہیں؟ یا یہ کہ ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ آپ کے اخلاقِ عالیہ اور صفاتِ کریمانہ کو اپنانے کی کوشش کریں تا یہ دنیا جنّتِ ارضی کا نمونہ پیش کر سکے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن مشرکین مکہ تھے اس کے بعد مدینہ کی ہجرت کے بعد یہود

نے بھی اپنی دشمنی میں انتہائی بے حیائی کا نمونہ دکھایا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان دشمنوں سے کیا سلوک کیا؟

(۱)

پہلے ہم یہود کو لیتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ان دشمنوں سے سلوک کا مطالعہ کرنے سے قبل ہم دیکھتے ہیں کہ یہود نے کس کس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید ترین دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ جب حضور مدینہ میں تشریف لائے تو یہود نے آپ کو مدینہ کی حکومت کا سربراہ تسلیم کر لیا۔ لیکن بعد میں اسلام کی ترقی پر حسد سے جل بھن کر آپ کی شدید ترین دشمنی پر آمادہ ہو گئے۔ مدینہ میں انہوں نے آپ کو ایک دعوت پر مدعو کر کے آپ کے اوپر چکی کا پاٹ گرا کر قتل کرنے کی سازش کی۔ مگر اللہ تعالے نے آپ کو محفوظ رکھا۔ غزوہ احزاب میں یہ یہود کی ہی کوشش تھی جس کی وجہ سے سارا عرب مجتمع ہو کر مدینہ پر چڑھ آیا۔ پھر یہ یہود کی ریشہ دوانیاں ہی تھیں جن کے نتیجہ میں کسرےٰ ایران نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا پروانہ جاری کیا۔ ان تمام دشمنانہ کارروائیوں کے بعد یہود کے ساتھ جنگ خیبر ہوئی اس میں بھی اللہ تعالے نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی۔

اس کے بعد جب آپ خیبر پر قابض ہو گئے تو ایک یہودی جرنیل کی رشتہ دار ایک یہودی عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اسے قبول فرمایا۔ مگر اس یہودیہ نے آپ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپ نے ایک لقمہ منہ میں ڈالا پھر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اللہ تعالے کے حکم سے اس کھانے نے مجھ سے کلام کیا ہے کہ میرے اندر زہر ہے۔ یہودی عورت کو بلایا گیا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اپنے جرم کا اقرار کرتے ہوئے اس نے کہا کہ میں نے اس کھانے میں اس لئے زہر ملایا تھا کہ اگر تو آپ جھوٹے نبی ہیں تو خس کم جہاں پاک اور اگر سچے ہیں تو پتہ لگ جائے گا۔ آجکل کی دنیا میں آپ خود اندازہ لگا لیں کہ ایسی دشمن عورت سے کیا سلوک کیا جاتا۔ مسلمان مورخین ابن اسحٰق اور واقدی دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ آپ نے درگذر سے کام لیا اور اس عورت کی جان بخشی کی۔

یہ سلوک آپ نے اس یہودی قوم کی ایک عورت سے کیا جس نے آپ کی مخالفت میں انتہائی کمینگی اور بے حیائی سے کام لیا تھا۔ اس عورت نے حضور کو زہر کھلا کر قتل کرنے کی سازش کی۔ جسے اللہ تعالے نے ناکام کر دیا مگر چونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کی خاطر کسی سے بھی انتقام لینے کے روادار نہیں تھے اس لئے آپ نے اس عورت کو معاف کر دیا جو مجرم ثابت ہو چکی تھی اور پھر آپ کی شدید ترین معاند قوم کی فرد تھی۔ اگر اس زمانہ میں کوئی ایسا مجرم پکڑا جائے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ دنیا کی موجودہ حکومتیں اس سے کیا سلوک کریں۔

(۳)

اس کے بعد ہم آپؐ کے بدترین دشمنوں یعنی مشرکین مکہ کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ آپؐ نے ان پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد ان سے کیا سلوک کیا۔ مشرکین مکہ وہ تھے جنہوں نے ۱۳ سال تک غریب اور بے کس مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم توڑے۔ بے کس مسلمان غلاموں کو انگاروں پر لٹایا گیا۔ مسلمان عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر انہیں شہید کیا گیا۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو ان کی سواری سے گرایا جس کے نتیجہ میں ان کا حمل ضائع ہوا اور لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وہ وفات پاگئیں۔ حضرت بلالؓ کو سخت گرمی میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر مارا جاتا۔ بالآخر یہ قریش مکہ ہی تھے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش کی اور بنو ہاشم کے سوا مکہ کے ہر خاندان کا ایک ایک نوجوان ننگی تلوار لے کر آپؐ کے مکان کے گرد آپؐ کو قتل کرنے کی نیت سے کھڑا ہوگیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ان سے بچ کر نکل جانے کی توفیق دی اور آپؐ ہجرت کر گئے اس پر کفار مکہ نے اس شخص کے لئے جو آپؐ کو زندہ یا مردہ تعاقب کر کے پکڑ لائے سو اونٹ انعام مقرر کئے مگر ان تمام کوششوں میں ناکام رہے۔

ان مظالم کی داستان اتنی طویل ہے کہ اگر اس کو بیان کیا جائے تو یہ مضمون بہت طوالت اختیار کر جائے گا۔

اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو طاقت و قوت عطا کی اور مکہ پر حملہ کرنے کے لئے خود اہلِ مکہ نے جواز پیدا کر دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر لازم ہو گیا کہ بنو خزاعہ سے کئے ہوئے معاہدہ کی رو سے آپؐ مکہ پر حملہ کریں تو اس وقت اگر آپؐ (نعوذ باللہ) ایک ظالم منتقم ہوتے تو انتقام لینے کی کیا کیا بھیانک صورتیں آپؐ تجویز نہ کر سکتے تھے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقعہ پر آپؐ کی ساری توجہ اور کوشش اور فکر یہ تھی کہ بغیر خونریزی کے مکہ پر قبضہ کیا جائے۔ چنانچہ تاریخ کے اوراق سے اس واقعہ کی مختصر سی کیفیت بیان کی جاتی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ رحمۃ للعالمینؐ نے کس طرح غلبہ حاصل کرتے وقت اور اسکے بعد اپنے بدترین دشمنوں پر رحمت کی بارشیں برسا دیں۔

مکہ میں داخل ہونے سے قبل جب اسلامی لشکر نے مکہ کا محاصرہ کر لیا تو آپؐ کا شدید ترین دشمن جو غزوۂ احزاب میں مکہ والوں کا کمانڈر انچیف تھا یعنی ابو سفیان گرفتار ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا۔ اگر آپؐ کے اندر جذبۂ انتقام جوش مار رہا ہوتا تو آپؐ فوراً اس کے قتل کا حکم صادر فرماتے۔ حضرت عمرؓ نے حضورؐ سے عرض بھی کیا۔ کہ اجازت دی جائے کہ میں اس دشمنِ اسلام کو قتل کر دوں۔ مگر آنحضرتؐ نے اپنے چچا عباسؓ سے فرمایا کہ انہیں آپ ساتھ لے جائیں اور کل صبح میرے پاس لے آئیں۔ دوسری صبح کو جب حضرت عباسؓ نے ابو سفیان کو حضور کی خدمت میں پیش کیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے ابوسفیان تیرا برا ہو کیا ابھی تک تجھ پر واضح نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے ؟
ابوسفیان نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو یہ معاملہ کسی اور انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔
اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تو جان لے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ؟
ابوسفیان نے کہا کہ ابھی اس بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہوا۔
اس پر حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو اسلام لانے کا مشورہ دیا۔ اور ابوسفیان مشرف باسلام ہو گیا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابوسفیان سرداری اور سربلندی کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے اس کی اس کمزوری کا لحاظ رکھا جائے اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی لشکر کے مکہ میں داخل ہونے پر جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اسے امان دی جائے گی۔ اسی طرح جو مسجد حرام میں داخل ہو جائے گا اسے امان دی جائے گی بلکہ جو شخص اپنے ہی گھر میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لے گا اسے بھی امان ہوگی۔
اس کے بعد آپؐ نے حضرت بلالؓ کا ایک جھنڈا بنا کر ان کے انصاری بھائی کے سپرد کیا کہ جو شخص اس جھنڈے کی پناہ لے گا اسے بھی امان ملے گی۔ اس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ پر توڑے جانے والے انسانیت سوز مظالم کا ایک نہایت حسین اور شیریں انتقام لیا۔ اور ان کا سینہ بھی ٹھنڈا کر دیا۔ دوسری طرف مکہ کے ظالموں کی معافی اور امان کا انتظام بھی کر دیا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ کی خواہش تھی کہ مکہ میں خونریزی نہ ہو۔
مکہ میں لشکر اسلام کے داخل ہونے سے قبل حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوسفیان کو لشکر اسلام کے دستوں کے گذرنے کا معاینہ کرایا جائے تاکہ وہ ان کی بے پناہ قوت کا تذکرہ اپنی قوم کے پاس جاکر کرے تا اگر مکہ میں بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو کہ ہم لشکر اسلام کا مقابلہ کر سکتے ہیں تو وہ زائل ہو جائے اور خواہ مخواہ وہ ہلاکت مول نہ لیں اور خوں ریزی نہ ہو۔
اس کے بعد ایک ایک کرکے سب دستے ابوسفیان کے سامنے سے گذرے۔ آخر میں وہ دستہ آیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلو میں تھا جو انصار و مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر مشتمل تھا۔ ہر شخص کا جسم سوائے دو آنکھوں کے لوہے میں مستور تھا۔
اس پر ابوسفیان بہت مرعوب ہوا اور حضرت عباسؓ سے کہنے لگا کہ آج کوئی لشکر تیرے بھتیجے کے لشکر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد ابوسفیان نے مکہ پہنچ کر قریش کو خبردار کیا کہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کا لشکر جرار آپہنچا ہے جس کے مقابلہ کی تم میں طاقت نہیں اور یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ جو شخص میرے گھر میں داخل ہو جائے گا (یعنی ابوسفیان کے گھر میں) یا جو خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے گا۔ یا جو بلالؓ کے جھنڈے تلے پناہ لے گا۔ یا جو اپنے گھر

کے دروازے بند کرکے اپنے ہی گھر میں بیٹھ رہے گا۔ اسے امان دی جائے گی۔ اس اعلان کا یہی نتیجہ نکلا کہ سوائے چند ایک شریر عناصر کے قریش میں سے کسی نے بھی اسلامی لشکر کے مقابلہ کی جرأت نہ کی۔ اور اسلامی لشکر بغیر خونریزی کے مکہ میں داخل ہو گیا۔

جب مسلمان لشکر مکہ میں داخل ہو رہا تھا تو ایک اور واقعہ ہؤا وہ یہ کہ جب حضرت سعدؓ بن عبادہ رئیس خزرج جو خزرج کے دستے کے کمانڈر تھے اپنے دستے کو لے کر گزر رہے تھے تو اہل مکہ کو دیکھ کر بے اختیار ان کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ الیوم یوم الملحمۃ یعنی آج تو شدید خونریزی ہوگی۔ ان الفاظ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رپورٹ کی گئی تو آپؐ نے تعزیر کے طور پر سعدؓ بن عبادہ کو ان کی کمان سے معزول کر دیا اور ان کے بیٹے قیس کو ان کی جگہ خزرج کے دستہ کا علم سپرد کر دیا گیا۔

قارئین کرام! رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے سمندر کی طرح موجزن ہونے والے جذبات کریمانہ کو دیکھئے کہ انسانیت سوز مظالم توڑنے والے دشمنوں کی خون ریزی تو کجا ان کی دلشکنی بھی برداشت نہیں کرتے اور بے خیالی سے بولے ہوئے چند الفاظ کی بنا پر اپنے ایک کمانڈر سے علم واپس لے لیتے ہیں۔ کیا دنیا کی تاریخ میں اس طرح کی کوئی ایک مثال بھی ملتی ہے۔

خود مکہ میں داخل ہونے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کے ایک بلند درّے کو چنا تاکہ آپؐ مختلف اطراف سے مکہ میں داخل ہونے والے اسلامی دستوں کی نقل و حرکت و کارروائی کا معائنہ فرما سکیں۔ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس درّے سے مکہ پر نظر ڈالی تو آپؐ نے دیکھا کہ مکہ کے زیریں حصہ میں جدھر سے خالدؓ بن ولید کی زیر کمان اسلامی دستوں نے داخل ہونا تھا تلواریں چمک رہی ہیں اور حضرت خالدؓ بن ولید اسلامی دستوں پر حملہ کرنے والوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس پر آپ کو ملال ہؤا۔ آپؐ نے رپورٹ طلب کی کہ آپ کا تو حکم تھا کہ جنگی کارروائی نہ کی جائے۔ یہ لڑائی کیوں ہو رہی ہے۔ جب آپؐ کو بتایا گیا کہ عکرمہ بن ابی جہل نے ایک گروہ کے ساتھ اسلامی دستوں پر حملہ کیا تھا اور اس معاملہ میں پہل کی تھی۔ لیکن جلد ہی مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑا ہؤا۔ تو آپؐ نے فرمایا جو کچھ خدا تعالیٰ کو منظور تھا اسی میں بہتری اور مصلحت ہے۔

مکہ میں داخل ہو کر مکہ کا کونسا وہ مکان تھا جو آپؐ کے آرام کے لئے خالی نہ کروایا جا سکتا تھا۔ آپؐ خود اپنے ہی گھر میں داخل ہو سکتے تھے۔ جس میں سے آپؐ ہجرت کے وقت آٹھ سال پیشتر نکلے تھے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حضور۔ کیا اپنے گھر میں تشریف رکھیں گے؟ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے میرے لئے کونسا گھر باقی چھوڑا ہے۔ حضور کے آرام کے لئے مکہ کے بالائی حصہ میں ایک خیمہ کوہ ہند کے دامن میں نصب کیا گیا اور حضور نے اس میں کچھ آرام فرمایا۔

اگر کوئی دنیوی فاتح ہوتا تو سب مکہ کی تمام جبراً اکٹھی کر کے اس کے اور اس کے رفقاء کے سامنے رکھی جاتیں مگر یہاں ہم یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ مکہ کا یہ عظیم فاتح (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بھوک مٹانے کے لئے جبراً کوئی چیز حاصل نہیں کرتا۔ بلا تکلف اپنی پھوپھی کے گھر چلا جاتا ہے اور ان سے فرمائش کرتا ہے کہ کچھ کھانے کو ہے؟ وہ کہتی ہیں کہ بیٹا روٹی کے چند ٹکڑے ہیں مگر سالن نہیں۔ ہاں کچھ سرکہ گھر میں موجود ہے۔ آپ نے فرمایا سرکہ ہی لے آئیں۔ پھر آپ نے روٹی کے وہ ٹکڑے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے سرکہ کے ساتھ کھانے شروع کئے اور فرماتے جاتے تھے نعم الادام الخل واہ واہ سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔

قارئین کرام! دنیا کی تواریخ کی ورق گردانی کیجئے۔ کیا آپ کو کوئی ایک مثال بھی ایسی ملتی ہے کہ ایک فاتح نے اپنی عظیم فتح کے مسرتوں کے اوقات میں اپنے کھانے کے سلسلہ میں یہ نمونہ پیش کیا ہو اور مفتوحین کے اموال و نعماء و لذائذ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا ہو۔ مکہ میں داخلہ کے بعد جب تمام قریش مکہ آپ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا۔

ماذا تقولون انی فاعل بکم

تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم سے کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ جنگ کے عام اصولوں کے تحت جو اس زمانے میں رائج تھے۔ مردوں کو ایسی حالت میں غلام اور عورتوں کو لونڈیاں بنا لیا جاتا تھا جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے یہ سوال کیا کہ بتاؤ تم سے کیا سلوک کرنے والا ہوں قالوا اخٌ کریمٌ ابنُ اخٍ کریم۔ کہنے لگے تو ہمارا معزز اور شریف بھائی ہے۔ اور معزز اور شریف بھائی بیٹا ہے۔ ہم تجھ سے اچھے سلوک کے امیدوار ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔

لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ اذھبوا انتم الطلقاء

کہ جاؤ تم سب آزاد ہو میں تم پر آج کوئی ملامت بھی وارد نہیں کرتا۔ اللہ بھی تمہیں بخش دے گا جبکہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

کیا دنیا کی تاریخ میں کوئی مثال ہے اس عفو عام کی کہ درندہ صفت انسانوں کو اس طرح معاف کر دیا گیا ہو۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وبارک وسلم

(۳)

اپنے جانی دشمنوں اور ایذا رسانوں کے متعلق رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں کس قسم کے جذبات موجزن تھے۔ اس امر کا کچھ نظارہ طائف کے واقعہ سے بھی ہوتا ہے مکی زندگی میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ باوجود اس کے کہ آپ نے اہل مکہ کو ہر طرح سے حق تبلیغ ادا کر دیا ہے مگر وہ توجہ نہیں کرتے تو آپ طائف

کے قصبہ میں تشریف لے گئے۔ آپؐ وہاں جا کر عبدیالیل طائف کے سردار کو ملے اور اُس کے سامنے اپنی دعوت کو پیش کیا۔ اس نے بجائے اس کے کہ آپؐ کی باتوں کی طرف توجہ کرتا طائف کے اوباش لڑکے آپؐ کے پیچھے لگا دیئے۔ جنہوں نے آپؐ پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ ایسی حالت میں آپؐ طائف سے نکلے کہ لڑکے آپؐ پر پتھر برسا رہے تھے۔ اور آپؐ سر سے لے کر پاؤں تک لہولہان تھے۔

جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم اہل طائف کی اس بے رحمی اور بہیمانہ سلوک کا شکار ہو کر طائف سے باہر آ گئے۔ تو جبرائیل علیہ السلام آپؐ پر ظاہر ہوئے اور آپؐ کو بتایا کہ اہل طائف کے ظلم کی پاداش میں اللہ تعالےٰ نے ملاث الجبال یعنی پہاڑوں کے فرشتے کو حکم دیا ہے کہ طائف کی دونوں پہاڑیوں کو ملا کر برابر کر دیا جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ حکم دیا ہے کہ وہ آپؐ سے اس امر کی اجازت حاصل کر کے ایسا کرے۔

اس کے بعد ملاث الجبال یعنی پہاڑوں کا فرشتہ متمثل ہؤا اور سلام عرض کر کے اس حکم خداوندی کو پورا کرنے کی اجازت چاہی۔ اس پر آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

اے خدا تو میری قوم کو ہدایت دے۔ کیونکہ جو سلوک انہوں نے مجھ سے کیا ہے۔ وہ لاعلمی میں کیا ہے۔

پھر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خدائے واحد پر ایمان لائیں گے۔

مخالفین اسلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کشف کی یعنی ملاث الجبال کے آپؐ پر ظاہر ہونے کی خواہ کوئی بھی تعبیر کریں وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ شدید ترین دشمنوں کے لئے آپؐ کے دل میں جو جذبات تھے وہ اس واقعہ سے اظہر من الشمس ہو جاتے ہیں۔ اللھم صلّ علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارك وسلم

(۴)

فتح مکّہ کے روز عکرمہ بن ابوجہل نے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے مکّہ کے زیریں حصہ کی طرف

سے خالدؓ بن ولید کی کمان میں داخل ہونے والے دستوں کا مقابلہ کیا تھا۔ لیکن مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ نکلا تھا اور سمندر کے راستہ یمن کی طرف بھاگنے کا ارادہ کر لیا۔ عکرمہ کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام ایمان لے آئی تھی اور اس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے خاوند کی معافی کی درخواست کی جسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے از راہِ کرم منظور کر لیا۔ اس پر ام حکیم کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! کیا عکرمہ اپنے دین پر قائم رہ کر بھی مکہ میں رہ سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس پر اُم حکیم نے تیزی سے اپنے خاوند کا رُخ کیا اور پیشتر اس کے کہ عکرمہ کا جہاز یمن کی طرف سمندر میں چل پڑتا اس نے عکرمہ کو جا لیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس معافی کا مژدہ سنایا۔ وہ سخت حیران ہوا کہ میرے جیسے دشمن کو معافی بھلا کیسے مل سکتی ہے؟ خیر اس نے سفر کا ارادہ ترک کر دیا۔ اور مکہ آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ میری بیوی نے آپؐ کی طرف منسوب کرکے مجھے یہ یہ باتیں بتائی ہیں کیا یہ درست ہیں؟ آپؐ نے تصدیق فرمائی کہ ہاں یہ درست ہیں۔ عکرمہ یہ سنکر حیران رہ گیا اور اس کے دل نے یہ گواہی دی کہ اس قسم کا عفو سوائے ایک صادق کے جو رحمتِ مجسّم ہو کسی اور سے صادر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس نے کلمہ پڑھا اور مشرف باسلام ہو گیا۔

یہی عکرمہ تھے جنہوں نے بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں دین حق کی خاطر لڑتے ہوئے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی تھی۔ رضی اللہ عنہم

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ و بارک وسلّم انک حمید مجید

(۵)

اب ایک واقعہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عفو وکرم کا منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری سے قبل ایک شخص کو مدینہ کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج نے متفقہ طور پر اپنا بادشاہ بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کے بعد اہل مدینہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے اور عبداللہ بن ابی ابن سلول کی بادشاہت کا قصہ ختم ہو گیا۔ عام رَو کے ساتھ یہ شخص بھی مسلمان تو ہو گیا۔ مگر دل میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف سخت کینہ رکھنے لگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

یہ افک کے واقعہ کا جس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو شدید قلبی اذیت پہنچائی تھی اصل ذمہ دار بھی یہی شخص تھا اور در پردہ یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنی دشمنی کا اظہار کرتا رہتا تھا۔

ایک غزوہ کے دوران کسی امر پر انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ میں کچھ جھگڑا سا ہو گیا اس شخص نے اس معاملہ کو ہوا دینے کی کوشش کی تا مسلمانوں کے دونوں گروہ آپس میں لڑ پڑیں۔ اور باہم خوں ریزی کریں۔ ایسا تو نہ ہوا اس دوران میں جبکہ یہ شخص فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس نے یہ الفاظ بھی کہے کہ

لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ

واپس جا کر وہاں کا سب سے معزز شخص وہاں کے سب سے ذلیل شخص کو باہر نکال دے گا۔

اس نے ان الفاظ میں اپنے آپ کو سب سے معزز اور نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے ذلیل شخص قرار دیا۔

یہ الفاظ ایک بچے نے بھی سنے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی رپورٹ کر دی جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے جواب طلبی کی۔ تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ جس پر حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بچے کو تنبیہہ کی۔ لیکن بعد میں قرآن نازل ہوا اور وحیٔ الٰہی نے اس بچے کی تصدیق کر دی۔ چنانچہ مندرجہ بالا الفاظ سورۃ المنافقون کا حصہ ہیں۔ اس پر صحابہ کرام میں عبداللہ بن ابی ابن سلول کے خلاف بہت جوش پھیل گیا۔ عبداللہ بن ابی ابن سلول خود تو منافقین کا سردار تھا لیکن اس کا بیٹا مخلص مسلمان اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا شیدائی تھا۔ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے باپ نے حضور انور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اس طرح ہتک کی ہے اس کی ایک ہی سزا ہو سکتی ہے کہ اس کا سر قلم کر دیا جائے۔ مَیں صرف یہ درخواست کرتا ہوں کہ حضورؐ اس کا سر قلم کرنے کے لئے مجھے ہی ارشاد فرمائیں۔ اگر کسی دوسرے نے اسے قتل کیا تو ہو سکتا ہے کہ کسی جہالت کے وقت میں شیطان مجھے اس کے خلاف اکسا دے کہ یہ میرے باپ کا قاتل ہے۔

اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں! تمہارے باپ کو قتل کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں۔ اب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تو عبداللہ بن ابیٔ ابن سلول سے درگذر اور اعراض کیا۔ مگر اس کا اپنا بیٹا اسے معاف کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں تھا۔ اس غزوہ کے بعد جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو لے کر واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ تو عبداللہ بن ابیٔ ابن سلول کا بیٹا تلوار سونت کر شہر کے

دروازہ میں کھڑا ہو گیا اور اپنے باپ کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا خدا کی قسم جب تک تو یہ اعلان نہ کرے کہ مدینہ کا ذلیل ترین شخص میں ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے معزز ترین شخص ہیں اس وقت تک میں تجھے شہر کے اندر داخل نہیں ہونے دوں گا۔ اس نے بیٹے کو بہترا سمجھایا کہ اس طرح مجھے ذلیل نہ کر مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہا۔ اور کہا کہ اگر تو اعلان نہیں کرے گا تو میں تیرا سر قلم کر دوں گا۔ اس پر عبداللہ بن ابی ابن سلول نے اعلان کیا کہ میں مدینہ کا ذلیل ترین شخص ہوں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معزز ترین۔ اس پر بیٹے نے اسے شہر کے اندر داخل ہونے دیا۔

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ یہ شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کس قدر ہتک آمیز الفاظ استعمال کرتا ہے۔ مگر حضور اس سے درگذر فرماتے ہیں۔ اس کے بعد قرآنی وحی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آپ کا ان لوگوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنا یا نہ کرنا برابر ہے اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی مغفرت کی دعا کریں گے تو اللہ تعالےٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ کیونکہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں۔ لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عفو اور درگذر کا یہ عالم ہے۔ کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول فوت ہوا تو اس کے کفن کے لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اس کے بیٹے کو عطا کی۔ اس کے بعد حضور اس کا جنازہ پڑھانے کے لئے تیار ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن کھینچا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ اگر تو ان کے لئے ستر بار بھی استغفار کرے گا۔ پھر بھی اللہ تعالےٰ انہیں نہیں بخشے گا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے استغفار کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ میں ستر بار سے زائد استغفار کروں گا اور آپ نے منافقین کے سردار کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اس سے ہمیں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب اطہر کی کچھ کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ وہ ایک متلاطم سمندر کی طرح اپنے شدید ترین دشمنوں کے لئے جذبات رحم اور شفقت سے پُر تھا۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلّم

اس واقعہ کے بعد کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول کا جنازہ پڑھا دیا۔ اللہ تعالےٰ کی وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا کہ آپ ان منافقین کا نہ جنازہ پڑھیں اور نہ ان ہی ان کی قبر پر دعا

کریں۔ اس کے بعد اگر ان منافقین میں سے کسی کا جنازہ آتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود احتراز فرماتے۔ اور عام مسلمانوں کو فرماتے کہ تم جنازہ پڑھ دو۔

یہ ہے وہ سلوک جو رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بدترین دشمنوں سے کیا۔ ہمارے ملک میں اور بہت سے دیگر ملکوں میں بھی فتنہ وفساد کی آگ عدم رواداری کی وجہ سے بھڑک اٹھتی ہے۔ اور اپنے عقائد سے اختلاف رکھنے والوں سے صرف اختلاف عقائد کی بناء پر انسانیت سوز سلوک کیا جاتا ہے۔ خدا کرے کہ کم از کم مسلمان کہلانے والے تو اپنے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پاک نمونہ پر غور کریں اور اسے اپنائیں کہ اسی سے دنیا صلح وآشتی باہم رواداری اور امن کا گہوارہ بن سکتی ہے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ النبی العربی الہاشمی۔

اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بے ہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔ پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرام خوری کے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ایک حرام گزارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا؟" (البدر ۲۶ نومبر ۱۹۰۳ء)

ایڈیٹر کی ڈاک

(۱) مخدومی مولانا سیف صاحب
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ
آج ماہنامہ انصاراللہ کا نبوت ۱۳۵۵ کا شمارہ میرے سامنے تھا۔ جو باہر رہنے کی وجہ سے بروقت دیکھ نہ سکا تھا۔ آنمخدوم کے سارے منتخبات اور بالخصوص دعا اور آداب دعا کا مضمون عجیب ایمان افروز، علم افزا اور سکینت بخش ہیں۔ یہ سب خدا کے فضل اور رحم سے ہے۔ ؎
نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے
ناصر علی جھنگ صدر۔

(۲) مولانا غلام باری صاحب سیف
میں ابھی تک بیمار ہوں اور کمزور ہوں۔ بصارت میں بہت کمی آچکی ہے۔ میں انصاراللہ صاف نہیں پڑھ سکتا۔ بچے سے پڑھواتا ہوں تو وہ سو سو غلطیاں کرتا ہے۔ وہ ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ اس میں آپ کی کتابت کا بھی قصور ہے۔ مہربانی کر کے آئندہ کتابت ذرا اعلیٰ قلم سے کروائیں۔ اتنا خوبصورت کاغذ لگواتے ہیں تو کتابت میں کیوں کفایت شعاری کی جاتی ہے۔ میں آپ سے عاجزانہ التجا کرتا ہوں کہ کتابت کا معیار بلند کریں۔ ماہ دسمبر کا رسالہ نہایت ہی قابل قدر مضامین سے پُر ہے مگر کتابت کچھ اچھی نہیں۔ خدا کے لئے کتابت جلی قلم سے اور خوش خط کرائیں
سید یار علی موضع سیال ضلع سیالکوٹ

مایہ الامتیاز امر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-
"ادھر (دعا) کی جاتی ہے اُدھر جواب مل جاتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا راحت ہو سکتی ہے اور یہی مایہ الامتیاز امر ہوتا ہے جو ماموریں اور دوسروں میں رکھ دیا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم ۲۷۲)

قرار دادِ تعزیت

مجلس انصار اللہ حسن پور ۱۲۱ ج ب لائل پور کا یہ اجلاس حسب ذیل تین بزرگ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

(۱) حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر جماعت ہائے احمدیہ بھارت

(۲) حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مفسر و مترجم قرآن (انگریزی)

(۳) حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب جلد ساز

اللہ تعالےٰ ان ہر سہ بزرگوں کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اللّٰھم اٰمین

زعیم انصار اللہ حسن پور ۱۲۱ ج ب لائل پور

انصار اللہ احباب سے ضروری گزارش

جملہ انصار احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنا بجٹ صحیح آمد کے مطابق لکھوائیں۔ اور چندہ جات انصار اللہ حسب ذیل مقررہ شرح کے مطابق ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۱۔ چندہ مجلس:۔ چندہ مجلس کل آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ بشرطیکہ تین روپے سالانہ سے کم نہ ہو

۲۔ چندہ سالانہ اجتماع:۔ چندہ سالانہ اجتماع ماہوار آمد کا ڈیڑھ فی صد سالانہ بشرطیکہ ۳ روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

۳۔ چندہ اشاعت لٹریچر:۔ چندہ اشاعت لٹریچر کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن

اللہ تعالےٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور نفوس و اموال میں برکت بخشے آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کا مرکزی ترجمان
ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے جس میں تربیتی اور علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس رسالہ نے گزشتہ سولہ سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ بزرگوں اور اہل علم اصحاب نے وقتاً فوقتاً رسالہ پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا:۔

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں۔ تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کی ترقی بڑھتی چلی جائے۔"

اس رسالہ کی قیمت صرف دس روپے سالانہ مقرر ہے۔ اس رسالہ کی خریداری قبول فرما کر ممنون فرمائیں شورےٰ انصار اللہ ۱۹۷۵ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کروا لے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء   (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

رسالہ انصار اللہ
توسیع اشاعت کے لئے آپ کے تعاون کا محتاج ہے

ضمیمہ انصاراللہ بابت رپورٹ ہائے قیادت ۱۹۷۶ء

سالانہ رپورٹ کارگزاری ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

قیادت عمومی

(مکرم بشارت احمد صاحب بشیر قائد عمومی)

سالانہ لائحہ عمل :۔ مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کی تشکیل کے ساتھ ہی قائدین کرام کی خدمت میں ان کی اپنی قیادتوں کے نئے سال کا لائحہ عمل تجویز کر کے بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ مجوزہ لائحہ عمل کو مجلس عاملہ میں پیش کرکے صدر محترم سے منظوری حاصل کی گئی۔ اس لائحہ عمل کی روشنی میں عہدہ دارانِ مجالس انصاراللہ کے لئے ضروری ہدایات مرتب کی گئیں۔ اور ان کو طبع کروا کر تمام مجالس کو بھجوایا گیا۔

علاقائی و ضلعی اجتماعات :۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ امسال پروگرام کی اہم شق کی طرف خاص توجہ ہوئی اور مندرجہ ذیل مقامات پر علاقائی و ضلعی سطح پر انصاراللہ کے کامیاب اجتماعات منعقد ہوئے

لائل پور شہر۔ چک ۳۱ ج ب چنن پور۔ چک ۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا۔ چک ۱۲۷ ر ب بہلول پور۔ چک ۱۲۱ ج ب حسن پور۔ چک ۸۸ ج ب۔ چک ۹۸ ج ب سرشمیر روڈ۔ چک ۲۶۷ ر ب جڑانوالہ۔ چک ۱۹۹ ر ب گھسیٹ پورہ۔ چک ۲۶۳ گ ب چک ۱۹۴ ر ب۔ چک ۲۷۳ ر ب شیر کا۔ چک ۶ ر ب سنتوک گڑھ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گوجرہ۔ چک ۳۱۲ ج ب کتھو والی۔ پیر محل۔ چک ۵ ش پ ٹکڑا۔ سمندری۔ پشاور۔ گوجرانوالہ۔ گوٹھ غلام محمد شہانی ضلع خیرپور۔ نواب شاہ انور آباد ضلع لاڑکانہ۔ کوئٹہ۔ حیدرآباد۔ جہلم۔ ڈیرہ غازیخاں۔ مارٹن روڈ کراچی۔ سیالکوٹ۔ کراچی۔ ساہیوال۔ ناظم آباد کراچی۔ لاہور۔

ان اجتماعات میں مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر علمائے سلسلہ شرکت فرماتے رہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

مجالس عاملہ مرکزیہ کے اجلاسات :۔ سال رواں میں مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کے بارہ اجلاس منعقد ہوئے۔ ان اجلاسات میں مجالس کی مساعی کی رپورٹ کارگزاری کا جائزہ لیا گیا۔

ماھانہ رپورٹ کارگزاری :۔ مجالس سے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ کارگزاری کی رپورٹ منگوانا قیادت عمومی کے پروگرام کا اہم حصہ ہے۔ اس پر سارا سال خصوصی توجہ دی جاتی رہی۔ ہر ماہ کی ۵ مس

تاریخ تک انتظار کر کے مجالس کو ماہانہ سرکلر بھجوایا جاتا رہا۔ مگر اس کے باوجود بہت کم مجالس ایسی ہیں جو ماہانہ رپورٹیں ارسال کرتی ہیں۔ عہدہ داران کو اس طرف خصوصی توجہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مرکز ان کی مساعی سے باخبر رہے اور مناسب رنگ میں ان کی راہنمائی کر سکے۔

آمدہ ڈاک و روانگی ڈاک :۔ امسال دفتر میں ۲۳۰۰ خطوط موصول ہوئے۔ ان خطوط کے جوابات اور مختلف تحریکوں پر مشتمل امسال ۱۴۹۲۱ خطوط و پارسل مجالس کو ارسال کئے گئے۔

دورہ جات انسپکٹران :۔ امسال مجلس کے انسپکٹران نے ۴۳۶ مجالس انصار اللہ کا دورہ کیا

ماہانہ سرکلر :۔ ہم نے ہر ممکن کوشش کی کہ ہر ماہ سرکلر کے ذریعہ مجالس سے رابطہ قائم رکھا جائے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین

قیادت تربیت

(مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد تربیت)

(۱) خدا تعالیٰ کے فضل سے قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ نے شروع سال مجلس انصار اللہ کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز کیا اور اس کی اشاعت کا انتظام کیا۔ تجویز کردہ لائحہ عمل درج ذیل تھا

- تمام افراد جماعت کو باجماعت نماز کی پابندی کے لئے تلقین۔ مجالس انصار اللہ کی اس بارے میں خاص نگرانی
- الٰہی حکم قولوا قولاً سدیدا پر عمل پیرا ہونے اور سچائی کو ہر حال میں اختیار کرنے کی طرف توجہ دلانا
- معاملات بالخصوص لین دین کے بارے میں اسلامی تعلیم پر عمل کرنے اور قرضہ کے بر وقت ادا کرنے کی تلقین کی جائے۔
- دوکانداروں کو خالص اشیاء مناسب نرخوں پر فروخت کرنے اور ہر قسم کی ناجائز بیع و شرا سے بچنے کی تلقین
- جملہ انصار بھائیوں کو بالخصوص اپنے اہل بیت اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف نگرانی کی توجہ دلائی جائے۔

متذکرہ بالا لائحہ عمل کے نفاذ کے لئے ربوہ میں ایک تربیتی کمیٹی کی تشکیل کے بعد حسب فیصلہ کمیٹی

زعیم اعلیٰ صاحب انصاراللہ۔ صدر صاحب عمومی اور مہتمم مقامی صاحب خدام الاحمدیہ ربوہ کا تعاون حاصل کیا گیا۔ ہر محلہ میں صدر محلہ۔ زعیم انصاراللہ اور زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ متعلقہ کو باہم مل کر جماعتی تربیت اور نماز باجماعت کی مساجد میں حاضری کی نگرانی کا کام سونپا گیا جبکہ بیرونی مجالس انصاراللہ کی ماہانہ رپورٹوں پر تبصرہ اور خطوط کے ذریعہ تربیت کا کام جاری رہا۔ دوران سال جملہ ماہانہ رپورٹس کا مطالعہ کرکے بذریعہ خطوط ان مجالس کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے گئے یہ کام جاری رہا۔

بعض مقامات پر اجتماع میں تقاریر اور بعض اوقات خطبات جمعہ کے ذریعہ تربیتی لائحہ عمل میں بیان کردہ امور کے بارے میں توجہ دلائی گئی۔ وقتاً فوقتاً انصاراللہ مرکزیہ ماہانہ سرکلر کے ذریعہ جملہ مجالس انصاراللہ کو ہدایات بھجوا کر نماز باجماعت۔ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں مداومت اختیار کرنے کی تلقین کی گئی۔ تمام انصار احباب کو مساجد میں نماز کے لئے پنج گانہ نمازوں کے اوقات حاضری۔ درس قرآن مجید۔ احادیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ نیز سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کے لئے یاددہانی کرائی جاتی رہی

(۲) ۸ر اکتوبر تا ۱۲ر اکتوبر ۱۹۷۶ء سارے پاکستان میں ہفتہ تربیت و اصلاح منانے کا انتظام کیا گیا۔ روزنامہ الفضل میں اشاعت کے علاوہ ۱۲ صد کے قریب تربیتی و اصلاحی امور پر مشتمل کتابچہ مرکز کی طرف سے تیار شدہ مجالس انصاراللہ کو بھجوایا گیا جس میں مقررین کے لئے مختصر نوٹ طبع کروائے گئے تھے۔ شعبہ تربیت نے خصوصیت سے مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر کرانے کا پروگرام بنایا۔

(۱) السلام علیکم کہنے کے بارے میں اسلامی تعلیم

(۲) ادائیگی قرض کی اہمیت۔ (۳) وقت کی قدر و قیمت اور پابندی

چنانچہ یہ ہفتہ مرکز میں پابندی سے منایا گیا ہے اور بیرونی مجالس میں بھی اسی جوش و جذبہ سے منانے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔

اس سال مجالس انصاراللہ لاہور۔ لائل پور۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ سکھر۔ پشاور۔ سیالکوٹ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ بہاول نگر۔ حیدرآباد۔ راولپنڈی۔ سانگھڑ۔ ملتان۔ گجرات۔ ساہیوال اور نواب شاہ کا کام تربیتی لحاظ سے بہتر رہا۔

قیادت اصلاح وارشاد

(مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح وارشاد)

قیادت اصلاح وارشاد کی طرف سے ۱۹۷۶ء کے لئے منظور شدہ لائحہ عمل تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا تھا اور

اس پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی تھی ۔ وہ لائحہ عمل مندرجہ ذیل تھا ۔

۱۔ ہر رکن انصار اللہ کو اس امر کی تحریک کی جائے کہ وہ اپنے اہل وعیال کے عقائد کی پختگی کا اہتمام کرے اور انہیں دینی عقائد سے واقف کرائے۔

۲۔ ہر رکن انصاراللہ کا فرض ہے کہ مرکز کی طرف سے مہیا کردہ لٹریچر کو اپنے حلقہ میں مناسب طور پر تقسیم کرے۔

۳۔ ہر رکن انصار اللہ کو تلقین کی جائے کہ وہ اپنے رشتہ داروں تک نرمی اور محبت سے پیغام حق پہنچائے۔

۴۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک وقف عارضی میں ہر رکن انصاراللہ کا شامل ہونا ضروری ہے۔ دوستوں کو مناسب رنگ میں تحریک کی جائے۔

۵۔ مجالس اخلاق وآداب کی تعلیم وتلقین کا مناسب بندوبست کریں۔

۶۔ دوران سال قیادت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام ہفتہ اصلاح وارشاد منایا جائے گا انشاء اللہ۔ مرکز اس سلسلہ میں جب ہدایت بھجوائے تو مجالس اپنے اپنے ہاں مناسب رنگ میں ہفتہ اصلاح وارشاد منائیں۔ تاریخوں اور مضامین کا تعین کرکے بعد میں اطلاع کردی جائے گی۔

اس لائحہ عمل کی اطلاع مجالس کو دے دی گئی جنہوں نے اپنے ہاں اس پر عمل کرنے کی کوشش کی۔ آمدہ رپورٹوں کے جواب میں مجالس کو مزید تلقین کی جاتی رہی۔ مجالس کو ایک ہوا سرکلر اور خطوط کے ذریعہ بھی قیادت کے لائحہ عمل پر تلقین کے لئے یاددہانی کرائی جاتی رہی۔

دوران سال مجالس کی طرف سے مرکز میں آمدہ رپورٹوں کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل امور پر عمل ہوتا رہا۔

(۱) کل ۵۰۷۲ افراد زیر تبلیغ رہے (۲) ۵۰۳ احمدی افراد نے فریضہ تبلیغ ادا کیا (۳) زبانی تبلیغ کے علاوہ ۳۰۴۰۵۲ پمفلٹ اور کتب مہیا کی گئیں (۴) انصاراللہ کے ممبران اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں کو اپنے عقائد سے روشناس کراتے رہے جنکی تعداد ۵۱۷۶ تھی (۵) وقف عارضی میں ۳۸۷ افراد نے اپنے نام پیش کئے۔ (۶) اس دوران ۲ نئی جماعتیں ہوئیں اور ۱۲ نئی بیعتیں ہوئیں (۷) ۲۳۰ کی تعداد میں رسالہ تحریک جدید ۴۱۴ کی تعداد میں رسالہ الفرقان اور ۲۰۵ کی تعداد میں رسالہ انصاراللہ تقسیم کیا گیا (۸) مجالس نے لوکل سطح پر ۳۲ تربیتی اجلاس قائم کئے اور بعض اجتماعوں میں خاکسار نے شرکت کی۔ (۹) کراچی میں متعدد تربیتی اجلاسات ہوئے اور سکھر میں ہر ماہ تربیتی جلسہ ہوتا رہا۔ مرکز کی طرف سے اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں ہفتہ تربیت منایا گیا۔

قیادت ایثار

(مکرم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم قائد ایثار)

۶ ماہہ رپورٹ میں مجالس انصاراللہ کی طرف سے ۴۳۷ رپورٹس مرکز میں موصول ہوئیں رائل پور، اسلامیہ پارک

لاہور اور مارٹن روڈ کراچی کی مجالس انصاراللہ کی مساعی معیاری اور تسلی بخش ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔
عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف طریقوں سے ۱۱۰۳۸ مستحقین کی امداد کی گئی۔ مبلغ ۲۳۵۹۰ روپے کی نقدی اور ۳۲۹۵۰ روپے کے قرضہ حسنہ سے مدد کی گئی۔ ۱۶ من ۲۹ سیر غلہ تقسیم کیا گیا۔ مسجد کی تعمیر اور ضروریات مسجد کے لئے مبلغ ۱۰۹۰ روپے کی مدد کی گئی۔ ۵۰۴۰ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ مبلغ ۱۷۱۵ روپے کی ادویہ مفت تقسیم کی گئیں۔ ۴۰۵۰ افراد کے کان، ناک، آنکھ وغیرہ میں مفت دوائی ڈالی گئی۔ اور ۲۲۴ افراد کو بلا فیس ٹیکے لگائے گئے۔
۳۷۱۳ افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور ۳۷۵ افراد کو طبی مشورہ دیا گیا۔ ۲۴ مریضوں کو ہسپتالوں میں داخل ہونے میں مدد دی گئی۔ ۶۷ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ ۷۰ افراد کو ملازمت دلائی گئی ۱۹ دقار عمل منائے گئے ۵۹۸ پودے لگائے گئے ۴۳۹ مسافروں کے قیام اور ۹۱۲ مسافروں کے طعام کا انتظام کیا گیا۔ ۱۰۵ روپے مسافروں پر بطور کرایہ خرچ کئے گئے۔ ۲۱۷ مسافروں کی مختلف طریقوں سے مدد کی گئی۔ اڈہ ربوہ پر پانی پلانے کا انتظام ہا۔ ۷۴ افراد کی چلنے سے ضیافت کی گئی۔ ۲۰۵ افراد کی دفتری کاموں میں مدد کی گئی۔ ۲۱۰ ٹیلیفون کالز کی مدد کی گئی۔
مرکزیہ قیادت نے دو ہزار قلمیں موسم برسات میں مہیا کرکے ربوہ میں شجر کاری کے لئے تقسیم کیں۔ الفضل اور ماہنامہ انصاراللہ اور ماہانہ سرکلرز کے ذریعہ شجر کاری کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بعض اجتماعات میں شریک ہوکر زعماء کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی۔

قیادت اشاعت

(مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف قائد اشاعت)

امسال قیادت ہذا کی طرف سے آداب گفتگو پر، قرآن، حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل ٹریکٹ مدون کرکے آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس پر ۴۴۴-۴۰ روپے خرچ آیا۔
دوسرا ٹریکٹ بعنوان "اخلاق فاضلہ کے بارہ میں اسلامی تعلیم" قرآن و حدیث ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات پر مشتمل تالیف کیا گیا۔ یہ بھی آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس پر ۴۷۴-۹۰ روپے خرچ آیا۔ تیسرا ٹریکٹ ہفتہ تربیت و اصلاح و ارشاد کے مضامین پر مشتمل تھا جس میں السلام علیکم کہنے کے بارے میں اسلامی تعلیم۔ ادائیگی قرض کی اہمیت، وقت کی قدر و قیمت اور پابندی۔ احمدی عقائد۔ آداب مساجد۔ ملاقات کے آداب کے بارے میں نہایت عمدہ مواد تھا۔ اسے قیادت تربیت نے مدون کیا۔ یہ ٹریکٹ ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے اور گیارہ سو کی تعداد میں شائع کروایا گیا۔ امسال ماہنامہ انصاراللہ کے ۴۵۰ خریدار بنائے گئے۔ پہلے رسالہ ۱۲۰۰ چھپتا تھا۔ اس سال کے آخر میں یہ تعداد ۱۷۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اس ضمن میں مجلس لاہور کراچی اور سیالکوٹ کی مساعی بالخصوص تعریف کی مستحق ہیں
ابھی تک بعض مجالس ایسی ہیں جہاں رسالہ نہیں جاتا۔ ناظمین اضلاع سے میری درخواست ہے کہ وہ اپنی مجالس کا جائزہ لیکر

اس امر کا اہتمام کریں کہ کوئی مجلس ایسی نہ رہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اور انصار اسے پڑھتے بھی ہوں۔ بعض احباب کی طرف سے اشتہارات کے متعلق بھی تجویز آتی رہتی ہے۔ لیکن رسالہ ہذا ان ہدایات کی روشنی میں اپنی راہ متعین کرنا چاہتا ہے۔ جو رسالہ کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تجویز فرمائی ہیں۔ ہم کسی دنیوی منفعت کے بغیر رسالہ کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے انشاء اللہ

بیرونی مجالس مرکز سے موصول ہونے والا لٹریچر تقسیم کرتی ہیں۔ آمدہ رپورٹوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ضمن میں کراچی۔ لاہور اور لائل پور کی مساعی قابل قدر ہیں۔ جماعت کراچی نے مرکز کی تحریک پر ۴۸۶۷ روپے کی رقم رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کے لئے بھی فراہم کی مجلس ربوہ کی مساعی بھی قابل تحسین ہے۔ اس سال انہوں نے ایک ہزار کی تعداد میں "نظام خلافت" ۴۴ صفحات پر مشتمل نہایت مفید کتابچہ شائع کیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح الموعودؓ کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔

امسال قیادت ہذا کو لائل پور۔ لاہور۔ کراچی کی مجالس کے دورہ کا موقعہ ملا۔ ان دورہ جات میں مجالس کی بیداری کے علاوہ رسالہ کی توسیع کے لئے بھی تحریک کا موقعہ ملا۔ اور اس ضمن میں مجلس کراچی اور لاہور نے بہت عمدہ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہتر جزا عطا فرمائے۔ رسالہ کی اشاعت میں مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی اور اشاعت کے کاموں میں مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر منیری اعانت فرماتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قیادت وقف جدید

(مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب قائد وقف جدید)

۱۔ قیادت ہذا کی طرف سے قریباً ہر ماہ وقف جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات مختصر نوٹوں کی صورت میں الفضل میں شائع کرکے وقف جدید کی اہمیت کو واضح کیا جاتا رہا۔ سال رواں کے دوران آٹھ اقتباسات الفضل میں شائع کروائے گئے۔

۲۔ ناظمین اور ناظمین اعلیٰ مجلس انصار اللہ کی خدمت میں "وقف جدید" کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے آٹھ سرکلرز بھیجے گئے۔

۳۔ متعلقہ عہدہ داروں کو وقف جدید کی ماہ بماہ صورت حالات سے آگاہ کیا جاتا رہا۔

۴۔ دوران سال دو دفعہ بیشتر مجالس انصار اللہ نے اپنی مقامی جماعتوں کے زیر انتظام دفتر وقف جدید کی طرف سے مقرر کردہ ایام میں عشرہ وقف جدید منایا جس کے نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی خوشکن نکلتے رہے مجلس لائل پور شہر کا کام اس بارے میں نہایت ہی نمایاں رہا۔

۵۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مجالس کی طرف سے کل ۶۳۳ رپورٹیں موصول ہوئیں۔ جو مجالس نے کسی حد تک تسلی بخش کام کیا ان

ان میں سے پہلی دس مجالس نمبروار درج ذیل ہیں۔

۱۔ چک ۴۸ سرشمیر روڈ لائل پور
۲۔ سکھر شہر
۳۔ بہاولنگر شہر
۴۔ دارالصدر شرقی ربوہ
۵۔ کھنڈو ضلع لاڑکانہ سندھ
۶۔ خوشاب ضلع سرگودھا
۷۔ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا
۸۔ دارالذکر لاہور شہر
۹۔ بہاول پور شہر
۱۰۔ سرگودھا شہر

۶۔ محلہ جات ربوہ کی کل ۱۲۹ رپورٹیں دوران سال موصول ہوئیں۔ بہترین کام کرنے والے تین محلہ جات کے نام درج ذیل ہیں
۱۔ دارالصدر شرقی ۲۔ دارالبرکات ۳۔ دارالرحمت وسطی

۷۔ ناظمین اضلاع کی طرف سے کل ۶۲ رپورٹیں دوران سال موصول ہوئیں۔ جنہوں نے تسلی بخش رپورٹیں بھجوائی ہیں۔ ان میں سے ۵ کا نمبروار اندراج ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
۱۔ کراچی ۲۔ لائلپور ۳۔ ڈیرہ غازیخاں ۴۔ سانگھڑ ۵۔ سیالکوٹ

۸۔ ناظمین اعلیٰ کی طرف سے کل ۱۰ رپورٹیں دوران سال بھجوائی گئیں۔ کسی قدر تسلی بخش رپورٹ بھیجنے والوں کا نمبروار اندراج درج ذیل ہے۔ ۱۔ صوبہ سندھ - ۲۔ صوبہ بلوچستان

رپورٹ وعدہ جات وقف جدید سال رواں بمقابلہ سال گذشتہ

نمبر شمار	نام مدات	بجٹ	سال رواں	سال گزشتہ	کمی	بیشی
۱	دفتر بالغاں	۴,۵۲,۰۰۰	۳,۶۵,۱۰۰	۲,۳۵,۰۰۶	-	۱,۳۰,۰۹۴
۲	دفتر اطفال	۷۴,۴۰۰	۴۲,۰۳۲	۳۸,۱۲۱	-	۳,۹۱۱
۳	میزان	۵,۲۶,۴۰۰	۴,۰۷,۱۳۲	۲,۷۳,۱۲۷	-	۱,۳۴,۰۰۵

رپورٹ وصولی وقف جدید بمقابلہ سال گزشتہ

۱	چندہ بالغاں	۴,۵۲,۰۰۰	۱,۹۰,۰۵۰	۱,۵۸,۱۰۳	-	۳۱,۹۴۷
۲	دفتر اطفال	۷۴,۴۰۰	۲۲,۹۱۰	۱۹,۵۱۹	-	۳,۳۹۱
۳	قیام مراکز	۲۵,۰۰۰	۹۵۱۱	۹,۴۷۷	-	۳۴
۴	میزان	۵,۵۱,۴۰۰	۲,۲۲,۴۷۱	۱,۸۷,۰۹۹	-	۳۵,۳۷۲
۵	ریزرو فنڈ موجود خزانہ		۴۰,۱۶۵	۳۰,۷۳۱	-	۹۴۳۴

قیادت تحریکِ جدید

— (مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریکِ جدید) —

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ایمان افروز خطبہ جس میں حضور انور نے تحریک جدید کے بیالیسویں سال کے افتتاح کا اعلان فرمایا تھا۔ مجالس کو بھجوایا گیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ ہر رکن سے معیاری وعدہ لیا جائے۔ وصولی کو پہلے کی نسبت بہت کم وقت میں تکمیل تک پہنچایا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ احباب کو معاونین خصوصی کی صف میں شامل کیا جائے۔

۲۔ الفضل کے ذریعہ ۲۰ مرتبہ اور دفتر سرکلرز کے ذریعہ ۴ مرتبہ مجالس انصار اللہ کو تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ان میں بعض اہل قلم کے قیمتی مضامین اور نوٹس کی اشاعت بھی شامل ہے۔

۳۔ سال رواں میں خاکسار کو پاکستان کے چاروں صوبوں میں ۴۵ مجالس کو خطاب کرنے اور ان کے عہدہ داروں سے مخلصانہ تعاون حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ ضلعی سطح پر نواب شاہ اور لاہور کے اجتماعوں میں مرکز کی نمائندگی کی گئی۔

۴۔ ۱۹ مارچ ۱۹۷۶ء کو مجالس کے ذریعہ یوم تحریک جدید منایا گیا۔ نیز جماعتی انتظام کے ماتحت جو ستمبر ۱۹۷۶ء کا پہلا ہفتہ بطور ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔ اس میں بھی انصار بھائیوں کو بھرپور حصہ لینے کی تلقین کی گئی۔ جن کے نیک نتائج ماہانہ رپورٹوں سے معلوم ہوتے رہے۔ چنانچہ سال رواں میں گزشتہ سال کی نسبت وعدہ جات اور وصولی میں جو نسبتاً ترقی ہوئی ہے۔ اس میں نیز سال رواں میں جو ہمیں ۱۲۷ نئے معاونین خصوصی حاصل ہوئے ہیں ان کے حصول میں انصار اللہ کا نمایاں حصہ ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

قیادتِ تعلیم

— (مکرم حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم) —

سال کے شروع میں قیادتِ تعلیم کا پروگرام مرتب کرکے صدر محترم سے اس کی منظوری حاصل کی گئی۔ اس پروگرام کے مطابق ہر سہ ماہی کے لئے الگ الگ نصاب تجویز کیا گیا۔ اور مقررہ تاریخوں میں امتحان لیا گیا۔ تینوں سہ ماہیوں کے نصاب کی تفصیل یہ ہے۔

سہ ماہی اوّل:۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع سوم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پانچ منتخبہ دعائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب دافع البلاء

سہ ماہی دوم:۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع چہارم۔ پانچ منتخبہ احادیث۔ کتاب توضیح مرام

سہ ماہی سوم:۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۷ نصف اول، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ منتخبہ الہامات اور پانچ منتخبہ اشعار۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریر خلافت حقہ اسلامیہ

تینوں امتحانوں کے لئے پرچے طبع کروا کر بروقت مجالس کو ارسال کئے گئے اور سب امتحانات مقررہ وقت پر ہوئے

پہلا امتحان مورخہ ۱۹/۲۱ امان/مارچ کو لیا گیا جس میں ۵۳ مجالس کے ۷۸۰ ارکین نے حصہ لیا۔ ۲۶۴ نے معیار اوّل میں اور ۵۲ نے معیار دوم میں۔ اس امتحان میں مکرم جنرل ملک عبدالعلی صاحب (ریٹائرڈ) اسلام آباد اوّل اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد چک چہور ضلع شیخوپورہ دوم رہے۔

دوسرا امتحان مورخہ ۲۵/۲۷ احسان/جون کو ہوا۔ اس میں ۵۳ مجالس کے ۶۳۸ اراکین نے حصہ لیا۔ ۵۲۱ نے معیار اوّل کے مطابق اور ۱۱۷ نے معیار دوم کے مطابق۔ اس امتحان میں مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد چک چہور ضلع شیخوپورہ اوّل اور مکرم مولوی سلطان صاحب پیر کوٹی دارالرحمت غربی ربوہ دوم رہے۔

تیسرا امتحان مورخہ ۱/۳ اکتوبر کو لیا گیا۔ ابھی مزید پرچے موصول ہونے کی توقع ہے۔ اس لئے ہنوز نتیجہ مرتب نہیں کیا گیا اس کے نتیجہ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

- ہر امتحان سے قبل دو مرتبہ اخبار الفضل میں نصاب شائع کر کے یاد دہانی کرائی جاتی رہی۔ اور ماہنامہ میں بھی نصاب شائع کرایا گیا۔ اس کے علاوہ ماہانہ سرکلر کے ذریعہ بھی امتحانات کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔
- نصاب کے وہ حصے جو منتخب احادیث یا دعاؤں وغیرہ پر مشتمل تھے اخبار الفضل میں شائع کرائے گئے۔ اور ماہانہ سرکلر میں بھی ان کی اشاعت کی گئی تا کہ اراکین کو ان کا علم ہو جائے اور کوئی دقت انہیں محسوس نہ ہو۔
- ہر امتحان کے بعد جن اراکین یا مجالس کے پرچوں میں کوئی اہم سقم یا قابلِ اصلاح بات دیکھی گئی۔ ان سے متعلقہ افراد یا مجالس کو بذریعہ خطوط مطلع کیا گیا۔
- پہلے دو امتحانوں میں مجلس انصاراللہ ربوہ کے ۹۲ اراکین نے شرکت کی۔
- بیرونی مجالس کی طرف سے اوسطاً ۵۳ ماہانہ رپورٹیں موصول ہوتی رہیں اور ناظمین اضلاع اور ناظمین اعلیٰ کی طرف سے

۵۔ ان رپورٹوں پر باقاعدہ تبصرہ لکھا جاتا رہا۔ اور مجالس کو مناسب حال ہدایات دی گئیں۔

- شہری مجالس میں سے بہاولپور، مغلپورہ لاہور، اسلامیہ پارک لاہور اور لائل پور کا کام تسلی بخش رہا۔ خوشاب کا کام بھی حوصلہ افزا ہے۔ دیہاتی مجالس میں سے ضلع لائل پور کی تین مجالس حسن پور، سرشمیر روڈ اور گھسیٹ پورہ کا کام اچھا رہا
- کراچی کے ۴ حلقوں میں سے ناظم آباد اور مارٹن روڈ کا کام بلاشبہ تسلی رہا۔ لیکن گزشتہ سال کے مقابلہ میں کوئی ترقی معلوم نہیں دیتی۔

• ربوہ کے جملہ محلہ جات میں قرآن کریم اور ملفوظات وغیرہ کا درس تو ہوتا ہی ہے اس کے علاوہ تعلیم القرآن کا کام الگ طور پر ۲ محلہ جات میں کیا گیا۔

قیادت ذہانت وصحت جسمانی

(مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی)

۱۔ قیادت ہذا کی طرف سے بمنظوری محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ مرکزیہ ۷۷-۱۹۷۶ء کے لئے حسب ذیل امور بطور لائحہ عمل اراکین و مجالس کے لئے مقرر کئے گئے۔ اور تمام مجالس کو اس سے اطلاع دی گئی۔

ا۔ ہر مجلس سال میں اپنے ہاں کم ازکم دو دفعہ پکنک کا اہتمام کرے۔

ب۔ صحت کو قائم رکھنے کے لئے ہر مجلس اپنے ہاں سال میں کم ازکم ایک مرتبہ ورزشی مقابلوں کا اہتمام کرے۔ نیز یہ کوشش بھی فرمائیں کہ شام کو حسب طاقت کوئی کھیل کھیلی جایا کرے۔

ج۔ انصاراللہ کو تحریک کی جائے کہ وہ صبح کے وقت سیر کی عادت ڈالیں۔ نیز روزانہ صبح حسب توفیق گرم یا ٹھنڈے پانی سے غسل کی عادت ڈالیں۔ اور سیر کے علاوہ ہلکی ورزش کرنے کی کوشش بھی کریں۔

د۔ مجالس کو چاہیئے کہ وہ اراکین انصاراللہ کے ذہنوں کو تیز کرنے کی خاطر اپنے اپنے ہاں ایک بار ٹیسٹ لیں۔

۲۔ دوران سال مجالس کی طرف سے مرکز میں آمدہ رپورٹوں کا باقاعدہ جائزہ لیا جاتا رہا۔ اور زعماء مجالس کو قیادت ہذا کے لائحہ عمل کی تکمیل کے لئے ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔

۳۔ ناظمین اعلیٰ اور ناظمین اضلاع کی طرف سے آمدہ رپورٹوں کا جائزہ لے کر ان پر تبصرہ بھجوایا جاتا رہا۔ ناظمین اضلاع میں سے ناظم صاحب کراچی۔ ناظم صاحب لاہور اور ناظم صاحب لائل پور کی مساعی خوشکن رہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۴۔ دوران سال صرف مندرجہ ذیل مجالس نے اپنے اپنے ہاں پکنک منائی اور اس موقعہ پر جسمانی ورزش اور ذہنی مقابلہ جات کروائے۔

مجالس لاہور۔ کراچی۔ لائلپور۔ پشاور شہر۔ بہاولپور۔ راولپنڈی اور گجرات۔

۵۔ مرکز کی طرف سے موسمی اور وبائی امراض سے بچنے کے لئے حفظانِ صحت سے متعلق ضروری ہدایات بذریعہ ماہانہ سرکلر مجالس کو بھجوائی جاتی رہیں۔

قیادتِ مال

(مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیالی قائد مال)

بجٹ آمد و خرچ بابت سال ۱۹۷۶ء ۲،۰۱،۰۰۰ روپے۔ گزشتہ سال کے بجٹ ۱،۵۴،۰۰۰ روپے کے مقابل پر ۴۷،۰۰۰ روپے اضافہ کے ساتھ تجویز ہوا۔ علاوہ ازیں گیسٹ ہاؤس کا مشروط بجٹ ۵۰،۰۰۰ روپے تجویز ہوا۔ اس بجٹ کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے گئے۔

۱۔ ۲۰۹۹ خطوط لکھے گئے۔

۲۔ روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں دوران سال ۴۷ اعلانات برائے اشاعت بھجوائے گئے۔ ذاتی ملاقات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

۳۔ نو سرکلر بھجوائے گئے۔

۴۔ ہر تین ماہ کے بعد جملہ مجالس کو سہ ماہی جائزہ کے مطبوعہ کارڈ بھجوائے گئے۔ اسی طرح مرکز میں رقم پہنچنے پر پوزیشن کارڈ جاری ہوتے رہے۔

۵۔ قیادت عمومی کی طرف سے جاری ہونے والے ماہانہ سرکلر میں بھی مالی تحریک بھجوائی جاتی رہی۔

۶۔ انسپکٹران کے ذریعہ مجالس کو بیدار کرنے اور وصولی کی رفتار کو تیز کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ وصولی ہوئی۔ جیسا کہ آمد کے اس تین سالہ گوشوارہ سے ظاہر ہے۔

۱۹۷۴ء بجٹ	۱،۴۷،۸۰۰ روپے	وصولی	۱،۳۷،۰۰۰ روپے
۱۹۷۵ء بجٹ	۱،۷۴،۸۰۰ "	وصولی	۱،۵۴،۰۰۰ "
۱۹۷۶ء بجٹ	۲،۰۱،۰۰۰ "	وصولی	۱،۹۶،۸۰۰ "
بجٹ گیسٹ ہاؤس۔	۵۰،۰۰۰ "	وصولی	۲۹،۵۰۰ "

سالانہ اجتماع۔ گزشتہ تین سال میں آمد کی رفتار حسب ذیل رہی۔

۱۹۷۴ء	۴۰۸۰ روپے
۱۹۷۵ء	۴۹۳۳ "
۱۹۷۶ء	۲۰،۴۴۰ "

ماہنامہ انصار اللہ۔ گزشتہ تین سال میں ماہنامہ انصار اللہ کے آمد و خرچ کا گوشوارہ حسب ذیل ہے۔ یہ رسالہ شروع سے ہی خود کفیل نہیں ہے۔

۱۹۷۴ء	آمد	۸،۵۳۵ روپے	خرچ	۱۳،۳۹۵ روپے
۱۹۷۵ء	آمد	۹۴۴۱ "		۱۲،۴۰۳ "
۱۹۷۶ء	آمد	۱۶،۰۷۱ "	"	۱۷،۳۹۲ "

دوران سال ۲۶۶ مجالس انصار اللہ نے اپنے بجٹ سو فیصدی ادا فرمائے۔ جن کی فہرست اختتام سال پر بغرض دعا حضور اقدس کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد ملاحظہ اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ احسن جزا دے"

یہ فہرست روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں بغرض اشاعت بھجوائی گئی ہے۔ اور ایک چٹھی کے ذریعہ ان تمام مجالس کو حضور کے الفاظ خوشنودی سے اطلاع دی گئی۔

دوران سال کھاتہ فارم ۲۵۰۰ روزنامچہ فارم ۷۵۰ کی تعداد میں طبع کروا کر تمام مجالس میں بھجوائے گئے، وصولی چندہ کی غرض سے ایک ہزار رسید بکس طبع کروائی گئیں۔ جو حسب الطلب مجالس میں بھجوائی جاتی ہیں۔ مرکزی کھاتہ جات آئندہ تین سال کے لئے طبع کروائے گئے۔

بجٹ ۱۹۷۷ء:- ماہ اکتوبر میں بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۱۹۷۷ء ۲،۲۳،۰۰۰ روپے ۱۹۷۶ء کے بجٹ ۲،۰۱،۰۰۰ روپے کے مقابل ۲۲،۰۰۰ روپے اضافہ کے ساتھ تجویز کیا گیا۔ اس کے علاوہ گیسٹ ہاؤس کا مشروط بجٹ ۵۰،۰۰۰ روپے تجویز کر کے مجموعی بجٹ ۲،۷۳،۰۰۰ روپے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور مجلس شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۹۷۶ء میں پیش ہونے کے لئے جملہ مجالس انصار اللہ کو بھجوایا گیا۔

چونکہ ۱۹۷۶ء میں شوریٰ انصار اللہ منعقد نہ ہو سکی اس لئے مجوزہ بجٹ برائے سال ۱۹۷۷ء صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حضور اقدس کی خدمت میں بغرض منظوری پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ مہربانی اس بجٹ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

-(ضیاء الاسلام پریس ربوہ)-

کیا ھی پیارا یہ نام احمد ہے

زندگی بخش جام احمد ھے   کیا ھی پیارا یہ نام احمد ھے
لاکھ ھوں انبیاء مگر بخدا   سب سے بڑھ کر مقام احمد ھے

(منقول از دافع البلاء صفحہ ۲۰ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ھے
تیرے پانے سے ھی اس ذات کو پایا ھم نے
چھوکے دامن ترا ھردام سے ملتی ھےنجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ھم نے
دلبرا مجھ کو قسم ھے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ھم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ھم
دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے ترے شیاطین کو جلایا ھم نے
ھم ھوئے خیرامم تجھ سے ھی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ھم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ھیں جو گایا ھم نے

(منقول از کمالات اسلام صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

(درثمین)